ہفت روزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

انٹرنیشنل

ختم نبوۃ

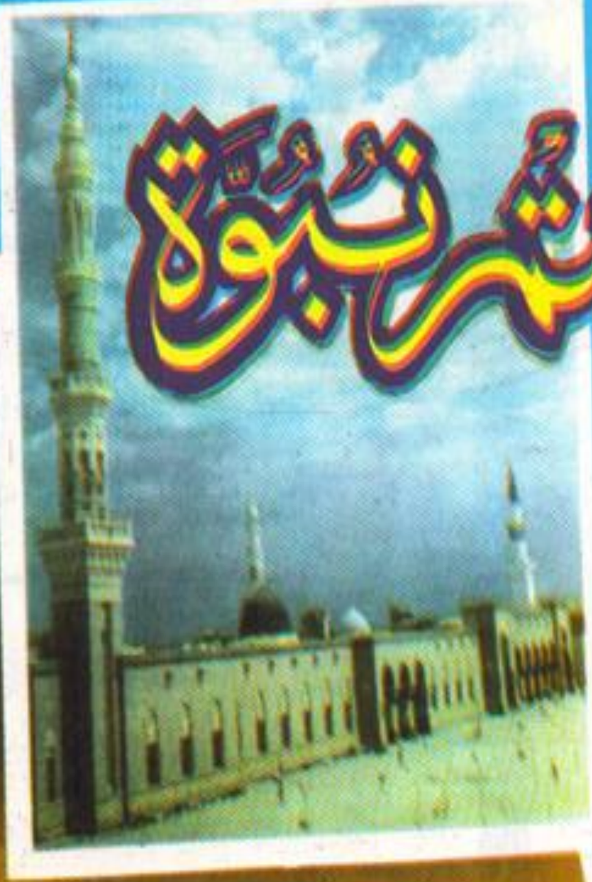

جلد ۵
شمارہ ۱۱

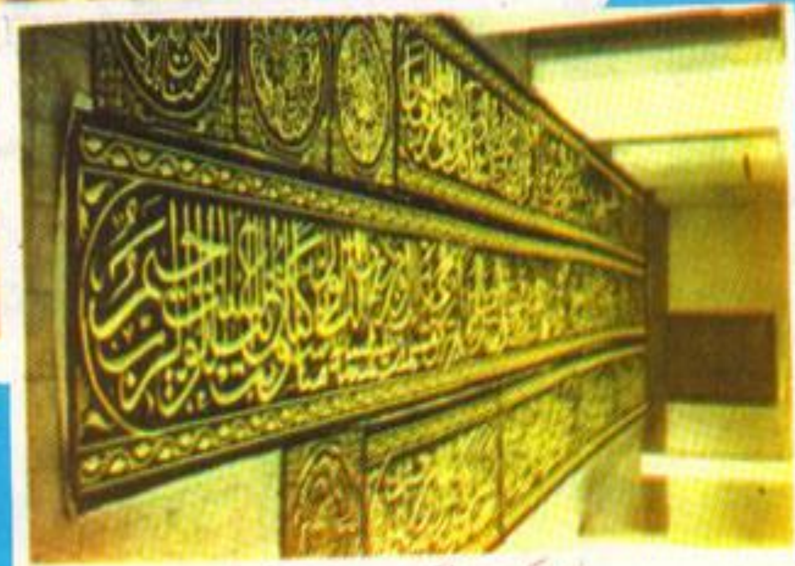

غلافِ کعبہ پر سونے کی تاروں سے خطاطی کا ایک نمونہ

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ ـــــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش۔ کراچی ۳، پاکستان ـ فون ـــ ۷۱۱۶۷۲

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۵ | ۷ تا ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ / ۱۵ تا ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۱۷

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ـــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ـــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان ۔ ملائیشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی ۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاول پور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد ۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	غلام رسول
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشش	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنا بہت بڑا اعزاز ہے: مولانا جالندھری

کانفرنس کی پہلی نشست

کوئٹہ، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جمعہ کو میزان چوک میں کل پاکستان دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف نے کی۔ کانفرنس میں ہزاروں فدایان ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس سے سید عبدالمجید ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وطن عزیز اندرونی و بیرونی محاذ سے خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ نظریاتی محاذ پر ہر دو کا سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ اگر بیرونی عناصر کی یلغار کا سد باب ہو اور اندرون ملک تخریبی عزائم رکھنے والوں کے منصوبے خاک میں مل جائیں۔

مذہبی عقیدے سے تبدیل نہیں ہوتے۔ مرزا بشیر الدین نے اکھنڈ بھارت کی پیشن گوئی کی تھی ان کے تعلقات روس، امریکہ اور اسرائیل سے ہیں۔ یہ ربوہ میں اپنی لاشیں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک و ملت کے دشمن ہیں۔ فاتح خیر گڑھ مولانا صوفی اللہ وسایا نے کہا کہ پاکستان کا مسلمان بیدار ہو چکا ہے۔ اب آخری وار کر کے ان کو ملک بدر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر نے لندن میں پیشن گوئی کی تھی کہ ۱۹۸۰ء میں ان کو پاکستان سے خوشخبری ملے گی۔ خوشخبری یہ ملی کہ کوئٹہ میں ان کا مرکز سیل ہو گیا ہے۔

اخر فیرکے استاذ الحدیث اور نائب مہتمم مولانا مفتی عبدالرحمٰن نے کہا کہ قادیانی عالم اسلام کے لیے ناسور ہیں۔ اور یہودیت کا چربہ ہیں۔ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے اپنی تقریر میں مجلس عمل

حکومت امتناع قادیانیت کے آرڈیننس پر موثر طور پر عملدرآمد کرے اور قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرے مولانا اسلم قریشی کو فوراً بازیاب کیا جائے۔ اور ملزموں کو گرفتار کیا جائے۔ مرزا طاہر کو اشتہاری مجرم قرار دے کر اس کی جائیداد کو ضبط کیا جائے۔ ذکریوں کے نقلی حج اور نقلی بیت اللہ پر پابندی لگائی جائے۔ اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ آخر میں ایک قرارداد میں مولانا کریم شاہ کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور دعائے مغفرت کی گئی۔

کانفرنس کی دوسری نشست

مسئلہ ختم نبوت سمیت تمام مسائل کا حل صرف اور صرف ۱۹۷۳ء کے دستور کے من و عن عملی نفاذ سے ہی ممکن ہو گا۔ اور موجودہ حکمران طبقہ جو کہ اب مشرف بہ "مسلم لیگ" ہو چکا ہے ۱۹۷۳ء کے آئین کے عملی نفاذ سے پہلوتہی کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز عالم دین اور جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کے رہنما مولانا محمد اجمل گجر نے میزان چوک پر جمعہ کی شب مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس کی آخری نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا پاکستان میں مسلمانوں کے جذبات سے آئے دن کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ سب کچھ ایک خاص اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہو رہا ہے۔ تاکہ عوام کے اشتعال کو حالات کے ناگفتہ بہ ہونے کا بہانہ بنا کر غیر آئینی اقتدار کو طول دیا جا سکے۔ مولانا گجر نے کہا آخر اسلام کے متعلق معاملات تشنۂ تکمیل کیوں رہتے ہیں؟ اور ۴۰ سال کے بعد بھی خطۂ ارضی پر دارالاسلامی نظریاتی مملکت کا خواب کیوں شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام کے بعد ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اور اس کی ابتدا رسوائے زمانہ قادیانی سر ظفر اللہ کی بحیثیت وزیر خارجہ تعیناتی سے کی گئی مگر علماء حق نے اس سازش کو بھانپ لیا اور میدان عمل

انہوں نے کہا قادیانی حکمت عملی کا طرز عمل بڑا خطرناک اور پر اسرار ہے کرد و پیش پردہ رہ کر ملت اسلامیہ میں تفرقہ و منافرت کو ہوا دے رہے ہیں۔ نہ صرف فرقہ وارانہ کشیدگی روز افزوں ہے بلکہ سیاسی محاذ پر بھی اسلام اور فرزندان اسلام کے خلاف کھلم کھلا زہر اگلا جا رہا ہے جو پوری قوم کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ انہوں نے کوئٹہ کے مسلمانوں کے اقدام کی تعریف کی اور مبارکباد دی، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانیوں کو انگریزوں نے اپنے مخصوص مفادات کے لیے پروان چڑھایا اور پالا ہے۔ ان کا تعلق یہودیوں سے ثابت ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے اپنے مذہبی اور الہامی عقیدے کے مطابق مخالف ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کی بھی مخالفت کی تھی مولانا طارق محمود نے کہا کہ سیاسی نظریات تبدیل ہو سکتے ہیں۔ لیکن

کی کارکردگی اور آئندہ لائحہ عمل پر روشنی ڈالی۔ شیخ القرآن مولانا محمد یعقوب شرودی، بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا عبدالخالق قادری جمیع پی اعجاز یوسف ایڈووکیٹ اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ حسین احمد شرودی نے انجام دیئے۔ ممتاز قاری قاری محمد اسحاق، قاری نسیم محمد نے تلاوت کی۔ ممتاز شاعر سید امین گیلانی نے نظمیں پڑھیں اور حضرت امیر مرکزیہ کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

کانفرنس کی قراردادیں

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا کہ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ فی الفور اسی طرح سے قادیانیوں کو علیحدہ رکھ کے دور رکھا جائے

اگر مجلس عمل کے راہنما اشارہ کردیں تو قادیانیوں کو کوئی نہیں بچا سکتا

مولانا محمد لقمان

یں کر دیئے اور تاریخ میں ایک ایسے باب کا اضافہ کیا جو کہ انتہائی درخشاں ہے۔ بعد ازاں اس وقت کی مسلم لیگی حکومت نے فدایان ختم نبوت اور مسلمانان پاکستان پر بے دریغ گولیاں چلائیں لیکن اس کے باوجود قادیانی ذلت کے عزائم خاک میں مل گئے۔ مولانا بجلی گھر نے کہا کہ اس کے بعد ان کی نظر کرم بلوچستان پر ہوئی اور ناظم اعلیٰ وہ اس صوبے کے بارے میں کیوں پر امید تھے؟ شاید اس لیے کہ انہوں نے سنا تھا کہ یہاں جاہل غیر مسلم ورکرز کا فرقہ موجود ہے۔ وہ بھی ان کا ساتھ دے گا اور شاید اس لیے انہوں نے بلوچستان کے پشتون ایریا کی طرف پہلے توجہ دی کہ جو پہلے سے وہ جرم خود مظلومی تھے۔ مگر یہ ان کی بھول تھی جب انہوں نے تحریف شدہ کلام پاک کے نسخے بڑی تعداد میں تقسیم کیے تو جمعیت علماء اسلام کے جواں سال رہنما اور بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مولانا سید شمس الدین شہید نے تحریک ختم نبوت کو للکارا اور اسلام کی تاریخ میں اپنی جان کی قربانی دے کر ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے رہنما مولانا محمد لقمان علی پوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں چند قادیانیوں اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لیے پوری انتظامیہ مصروف ہے۔ اور انتظامیہ یہ تاثر دینا چاہتی ہے کہ اگر ہم نہ ہوتے تو قادیانیوں کو مجلس تحفظ ختم نبوت والے کب کے ہلاک کر دیتے حالانکہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا پروگرام عدم تشدد کا ہے۔ لہٰذا وہ حالات کو پُرامن رکھنا چاہتی ہے۔ اگر مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن صرف اشارہ کریں تو پھر اس ٹولے کو پوری انتظامیہ اور فوج بھی نہیں بچا سکے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ۱۰ فروری کو اسلام آباد میں زبردست مظاہرے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ تاکہ فدائے ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالا جا سکے۔ حکومت کے وزیر مذہبی امور اور دیگر حکام نے ہم سے وعدہ کیا کہ ۵ اپریل تک مولانا محمد اسلم قریشی کو اگر وہ زندہ ہیں تو برآمد کر لیا جائے گا۔ اور ان کے قاتل کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ آج ۱۲ جولائی ہے مگر اسلم قریشی برآمد نہیں کیے گئے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو ورکرز ملک میں ختم نبوت کے کاز کو سبوتاژ کرنے میں مصروف ہے۔ میزان چوک کا یہ جلسہ عام لیاقت پارک میں منعقد ہونا تھا مگر انتظامیہ کو یہ ناگوار گزرا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ اس حکومت سے مسئلہ ختم نبوت کے لیے کسی بھی ٹھوس اقدام کی امید عبث ہوگی اور حکومت خود ۱۹۷۳ء کے آئین کو ترامیم کر کے مسخ کر رہی ہے۔ جمعیت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات نے کہا کہ وہ ہر حال میں ۱۹۷۳ء کے دستور کی بحالی کے لیے اپنی تمام توانائیاں صرف کریں گے۔ اور کسی بھی گروہ، پارٹی یا اتحاد کو ۱۹۷۳ء کے آئین کے عملی نفاذ کے سلسلے میں خاطر میں نہیں لائیں گے۔ بلوچستان کے ممتاز عالم دین جامع العلوم مولانا عبد الاحد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل بلوچستان اب بیدار ہو چکے ہیں۔ اور بلوچستان نے ناحق پر کل اتحاد کا اعلان کیا ہے۔ آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر اور سابق وفاقی وزیر حاجی محمد زمان اچکزئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں مجلس عمل کی کارکردگی حوصلہ افزا رہی ہے اور اگر آپ کا تعاون حاصل رہا تو کم از کم پھر صوبہ بلوچستان میں کوئی بھی مرزائی کا قادیانی قدم نہ رکھ سکے گا۔ ممتاز خطیب عالم دین مولانا آغا شیخ یعقوب علی توسلی نے اپنی تقریر میں مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اور اتحاد بین المسلمین کا ثبوت دیں اپنے فروعی اختلافات ختم کر دیں انہوں نے کہا کہ فرقہ بندی کو ہوا دینے والا خبیث ہے جو ملک و اسلام کا دشمن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل تشیع ختم نبوت کے لیے مجلس عمل کی اپیل پر لبیک کہیں گے۔ مجلس عمل کے نائب صدر مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی نے کہا کہ حکومت مجلس عمل کے مطالبات کو فوراً تسلیم کر کے قادیانیوں کی عبادت گاہ سے مشابہت ختم کر دے اور ذکریوں کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اہل حدیث عالم دین مولانا ادریس احمد فاروقی نے بھی اتحاد پر زور دیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرے جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر ابراہیم نے اپنی تقریر میں بلوچوں کی

جانب سے اسلام اور محمد بن قاسم پر رکیک حملوں کی شدید مذمت کی جلسے میں شاعر اسلام سید [illegible] نے انقلابی نظمیں سنائیں شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے جلسے کے اختتام پر مولانا خواجہ خان محمد نے دعا کی۔

اکابر ختم نبوۃ کی پریس کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں ممتاز علمائے دین مولانا محمد امیر بجلی گھر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے [illegible] پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے

مولانا بجلی گھر کا کوئٹہ میں استقبال

ہفتہ کو کوئٹہ پہنچنے پر ممتاز عالم دین مولانا محمد امیر بجلی گھر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ان کو ہاتھی کے جلوس میں شہر لایا گیا۔ ایئرپورٹ پر مولانا امیر محمد بجلی گھر کا استقبال ہزاروں افراد نے کیا۔ جس میں مجلس عمل کے صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالغفور بلوچ، مولانا عبدالواحد، مولانا محمد شفیع، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، صاحبزادہ طارق محمود، حاجی عبدالمنان ترین، حاجی سید شاہ محمد، مولانا محمد اسحاق سندھی، حافظ محمد انور مندوخیل، عبیداللہ فاروقی، فاضل نوجوان مولانا محمد نعیم ترین دیگر علماء اور جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مولانا کی آمد پر ایئرپورٹ نعرہ تکبیر اور تاج و تخت ختم نبوۃ زندہ باد، مولانا بجلی گھر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ ایئرپورٹ سے مولانا بجلی گھر کو جلوس کی صورت میں شہر لایا گیا۔ جلوس ایئرپورٹ روڈ سے گلستان روڈ، جناح روڈ، شاہراہ اقبال، شارع لیاقت، پرنس روڈ، بالا روڈ سے ہوتا ہوا شارع لیاقت پر دفتر ختم نبوۃ میں اختتام پذیر ہوا۔

کہ قادیانی جماعت کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اور اس کی تمام ذیلی تنظیموں پر بھی پابندی عائد کرتے ہوئے تنظیم کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اور اثاثے ضبط کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ کا یہی صحیح علاج ہے۔ اور اس کے بغیر اشتعال انگیزی ختم نہیں ہوگی انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی خود کو غیر مسلم تسلیم کر کے اس کی حدود میں رہتے تو اقلیتوں کو حاصل تمام حقوق انہیں حاصل رہتے۔ لیکن وہ اس کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اور توہین رسالت اور شعائر اسلامی کی اہانت کا سلسلہ جاری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک بھر میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کا ڈیزائن حکومت خود تبدیل کرے ورنہ مزید تاخیر اور لیت و لعل سے کام لیا گیا تو ہم خود اقدام کریں گے۔ اس صورت میں اگر ناموس رسالت کے کسی پروانے کو کوئی گزند پہنچا تو کوئی قادیانی زندہ نہیں بچے گا۔ اور اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمے کی تحریک کا آغاز بلوچستان سے ہوگا۔ اور پورے ملک میں اس فتنے کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کوئٹہ میں قادیانی عبادت گاہ کو سربمہر کرنے کے اقدام کو ناکافی قرار دیا۔ اور کہا کہ اسے تحفظ دینے کی کاروائی ہے۔ حکام کا خیال ہے کہ وقت گزرنے کے بعد معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ اور موجودہ حالت میں عمارت قادیانیوں کو واپس کر دیں گے انہوں نے کہا کہ جو شخص مرزا قادیانی کو مانتا ہے۔ وہ توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس پر حال ہی میں منظور کیا جانے والا قانون لاگو ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون میں موت کی سزا کے علاوہ عمر قید کی جو گنجائش رکھی گئی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔

علمائے کرام نے کہا کہ شعائر اسلامی کے سلسلے میں جو صدارتی آرڈیننس جاری کیا گیا تھا۔ اس کا عملی نفاذ کیا جائے انہوں نے زور دیا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا اور قتل کی تحقیقات کے لیے عوامی نمائندوں کی شمولیت کے ساتھ اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دے جائے۔ اور اس گھناؤنی سوچی سمجھی سازش کے کرداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جن کے ۹ نفر کارکنان ختمی حکومت کو پیش کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے سکھر اور ساہیوال میں چار افراد کے قتل میں سزا پانے والے قادیانیوں کی سزا اؤں پر عمل درآمد کا مطالبہ بھی کیا۔ انہوں نے کہا قادیانی امریکہ، روس اور برطانیہ اور دیگر اسلام دشمن قوتوں سے بڑھ کر پاکستان دشمنی کی سازش کر رہے ہیں۔ اور ان کی گرفت ضروری ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اب عالمی سطح پر متحرک ہو چکی ہے۔ اور برطانیہ میں باٹلے اور لیسٹر کے مقامات پر مسلمانوں نے قادیانیوں کی کانفرنسیں منعقد نہیں ہونے دیں۔ اور ان کا لازم ہے کہ ہر چیلنج کو قبول کریں گے انہوں نے دینی جماعتوں کا متحدہ پلیٹ فارم بن جائے گا۔

سابق وفاقی وزیر اور مجلس عمل ختم نبوت بلوچستان کے رہنما حاجی محمد زمان اچکزئی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک سیاسی پارٹی کو جلسہ کیلئے اسمبلی ہال دیا گیا لیکن ہمیں جلسہ کے لیے یہ جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک بڑی قوت ہے اور حکومت اس سے

پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا: مولانا بجلی گھر

کہ کہا کہ مرزا طاہر کو تحفظ دینے کی خاطر منصوبہ بندی کے ساتھ ملک سے فرار ہونے کا موقع دیا گیا ہے۔ لیکن گرو ارض پر ہر جگہ ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ اور پاکستان کی طرح زمین ان پر تنگ کر دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرتد ہیں اور مرتد کی تنظیم قابل برداشت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پی آئی اے کی طرف سے قادیانیوں کو کرایوں میں خصوصی مراعات دینے کو قوم نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قادیانی دھوکہ دینے کیلئے اور غراتت کے مقصد سے کلمہ طیبہ لکھتے اور اس کا بیج استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح اسلام کا تشخص مسخ کیا جا رہا ہے۔ اس لیے شعائر اسلام کی توہین کے زمرے میں آتا ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ اور دینی نقطہ نظر سے یہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ دینے کا باعث ہے۔ اس لیے مجلس عمل اس آئین کی بقاء کو فتنہ قادیانیت کے خلاف تقویت کا باعث سمجھتی ہے۔ انہوں نے یقین کا اظہار کیا کہ ہر مکتبہ فکر کے علمائے کرام میں باہمی انتشار سے پیدا ہونے والی کمزوری اور نوجوان نسل کے تنفر کے بارے میں جو احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں وہ وقت دور نہیں جب

بارے میں ناپسندیدہ رویہ اختیار نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان ہر لحاظ سے حساس صوبہ ہے۔ اور لوگ دینی جمعیت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ بلوچستان کی ایک آواز پر تینوں صوبوں سے مسلمان یہاں اُمڈ آئیں گے۔ جن کی زندگیاں ناموس رسالت کے لیے وقف ہیں۔

اگر عوام کا اتحاد رہا تو بلوچستان میں
کوئی غدارِ ختم نبوت قدم نہیں
رکھ سکے گا ——— اچکزئی

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوۃ میں استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنا بہت بڑا اعزاز ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ کہ ہمیں اس محاذ پر چن لیا گیا ہے۔ وہ دفتر ختم نبوت میں استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں سارقین ختم نبوت کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسئلے کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا۔ اس جہاد میں سینکڑوں صحابہ کرام رض شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ تھے۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے کہا کہ مولانا انور شاہ کشمیری نے بستر مرگ پر وصیت کی تھی کہ وہ مسئلہ ختم نبوۃ کے تحفظ اور مرزا قادیان کے خلاف کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے اکابرین نے زندگیاں وقف کر دیں اور عظیم قربانیاں دیں۔ ۲۵ ہزار سے زائد مسلمان اس تحریک میں شہید ہوئے۔ نوے سال کے بعد ملت اسلامیہ کا مسئلہ حل ہوا۔ استقبالیہ میں مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، مولانا محمد اشرف بجلی گھر مولانا صاحبزادہ طارق محمود، مولانا اسعد اللہ وسایا، مولانا محمد حنیف۔

مرزا محمود نے اکھنڈ بھارت کی پیش گوئی کی تھی

طارق محمود

امیر مرکزیہ کا کوئٹہ پہنچنے پر تپاک خیر مقدم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے امیر مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کا کوئٹہ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ ائرپورٹ سے ان کو کاروں اور دوسری گاڑیوں کے جلوس میں شہر لایا گیا، استقبال کرنے والوں میں مجلس عمل بلوچستان کے امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد منیر الدین جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبد الواحد، مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری مولانا عبد الغفور بلوچ، مجلس عمل کے رہنما مولانا محمد ادریس نادری چوہدری محمد حسین مولانا عبد العزیز، حاجی سوری مجلس عمل، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مجلس کے رہنما صاحبزادہ طارق محمود، مجلس کے نائب صدر جناب سید محمد شاہ، حاجی عبد المنان ترین، حاجی عبد المتین، کونسلر حاجی خالد پرویز، سردار صفدر زمان، حاجی عالم دین جمعیت طلباء اسلام کے رہنما مجلس عمل کے جوائنٹ سیکرٹری مولانا محمد نعیم ترین انجمن خادمان رسول ﷺ کے صدر محمد سعید صابر دینی جماعتوں کے رہنما اور سینکڑوں علماء کرام اور معززین شامل تھے، ائرپورٹ پر اسلام زندہ باد، تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے ان کا استقبال کیا گیا اور جلوس کی شکل میں شہر لایا گیا۔ اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوۃ میں پہنچایا گیا اور یہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کی استقبالیہ کمیٹی کے سربراہ کونسلر حاجی خالد پرویز نے عوام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے دینی جذبہ کے تحت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کا استقبال کیا۔

مدیر ختم نبوت، صاحبزادہ محمد صاحب کے علاوہ علماء کرام اور معززین شہر نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس سے قبل مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا عزیز الرحمن نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں اور کارکنوں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا کہ ذکری فرقہ کے بارے میں علیحدہ شعبہ بنا دیا گیا ہے۔ جس کی ممتاز علماء کرام نگرانی کریں گے۔ اس سلسلے میں مکران کے علماء کرام اس شعبہ کی بہتر طور پر نگرانی کر سکتے ہیں۔ مجلس لٹریچر بھی شائع کر رہی ہے۔

ولی خان کے بیان کی مذمت

کراچی (اپ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشر و اشاعت مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد انور فاروقی نے اپنے ایک بیان میں ولی خان کے بیان کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ستمبر ۱۹۷۴ء میں جس پارلیمنٹ نے ترمیم کی تھی۔ ولی خان اسکے ممبر تھے۔ اور کہا تھا کہ اس سلسلے میں مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ میرے امام ہیں، میں ان کے ساتھ ہوں۔ اب وہ کون سے عوامل ہیں۔ جن کی وجہ سے ولی خان اپنے سابقہ موقف کے تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقام حیرت ہے کہ ولی خان ہمیشہ انگریز کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور آج انہوں نے انگریز کے "خود کاشتہ پودا" کی حمایت شروع کر دی ہے۔

پلیجو کی قادیانیت نوازی کھل کر سامنے آگئی

کراچی (اپ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر الحاج لال حسین، قائم مقام جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی، ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عبد الستار واحدی، اور دیگر تمام اراکین نے رسول بخش پلیجو کے حالیہ گستاخانہ بیان کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پلیجو کے اس بیان سے اس کی قادیانیت نوازی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ ایم۔ آر۔ ڈی کے قائدین کو چاہیے کہ ایسے دریدہ دہن شخص کو اپنی پارٹی سے فوری طور پر نکال باہر کریں۔ ایسا شخص جو نہ صرف قادیانیوں کی حمایت کرتا ہے۔ بلکہ محمد بن قاسمؒ جیسے اکابرین اسلام کے خلاف زبان درازی کرتا ہو وہ کسی صورت میں قیادت کا اہل نہیں۔

ڈیرہ میں قادیانیوں کی شرارتیں

دو قادیانی گرفتار چار بھاگ گئے

ڈیرہ (نمائندہ ختم نبوت) عرصہ سے قادیانیوں نے ایک منظم سازش کے تحت پورے ملک میں مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کے لیے کلمہ بیج لگانے اور بیک مقامات پر کلمہ طیبہ لکھنے کی مہم جاری رکھی ہے۔ تاکہ ملک کے خلاف جاری ہونے والے آرڈیننس کو ناکام بنائیں۔ اور حکومت کا منہ چڑائیں۔ جس جگہ جہاں قادیانی ایسی حرکات کرتے ہیں۔ ختم نبوت کے متوالے اور جیالے فوراً ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ اور انتظامی اداروں کے ذریعہ انہیں ان کے انجام تک پہنچاتے ہیں۔ ڈیرہ میں بھی کئی روز سے چند قادیانیوں نے اپنے گروہ کے ساتھ پر کافی شورش بپا کر رکھی تھی۔ اور بار بار دیواروں پر کلمہ طیبہ لکھ رہے تھے۔ چنانچہ ڈیرہ پولیس تھانہ سٹی کے عملے نے قانون کی خلاف ورزی پر چھ افراد کے خلاف پرچہ درج کر کے محمد شاہ صدر انجمن (احمدیہ) شرف شاہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ جب کہ چار مجرم فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ جن کے نام ریاض، مبارک، محمد افضل، محسن ہیں۔ پولیس ان کی گرفتاری کے لیے مختلف جگہوں پر چھاپے مار رہی ہے۔

صدائے ختم نبوت

حج بیت اللہ اور مدینۃ النبیؐ کیخلاف سازشیں

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور سرکار دو عالم فخر موجودات، تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری رسول ہیں۔ دیگر مذاہب باطلہ جن میں خاص طور پر عیسائی پیش پیش ہیں اسلام کی ہمہ گیریت اور حقانیت کو ختم کرنے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت گھٹانے کی اول دن سے ہی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک جتنے بھی جھوٹے مدعیان نبوت، مسیحیت، مہدویت اُٹھے ان کے دعووں کے پس پردہ بھی عیسائیوں کی ہی سازش کارفرما ہوا کرتی تھی۔ سازشوں کا ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے قبل ہی شروع ہو چکا تھا۔ کیونکہ سابق آسمانی کتابوں توریت و انجیل میں نہ صرف آپؐ کی آمد کی اطلاع درج تھی بلکہ آپؐ اور آپؐ کے جاں نثار صحابہ کرام کی علامتیں اور آپؐ کے جائے مولد و مدفن کا صراحت سے ذکر تھا۔ اس لئے اس وقت کے عیسائی پادری اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتے تھے کہ نبوت بنی اسرائیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت ہو کر عربوں میں آجائے گی۔ اب دنیا کی توجہ کا مرکز یا مکہ معظمہ ہوگا یا مدینہ منورہ۔

نجاشی شاہ حبشہ کی طرف سے یمن میں ابرہہ نامی ایک حاکم تھا جو کٹر اور متعصب عیسائی تھا۔ اس نے یمن کے دارالحکومت صنعا میں ایک کلیسا بنوایا۔ جس میں بیش قیمت پتھروں کی پچی کاری کرائی اور شیشہ و دیگر آلات سے اسے خوب مزین کیا گیا۔ جب وہ مکمل ہو گیا تو اس نے نجاشی شاہ حبشہ کو لکھا کہ میرا قصد ہے کہ عربوں کو حج کعبہ سے روک کر اسی کلیسا کے طواف و زیارت کی طرف مائل کروں۔ اس کے بعد اس نے اطراف عرب میں اپنے قاصد روانہ کیے تاکہ وہ عربوں کو اس کلیسا کے طواف اور زیارت کی دعوت دیں۔ دو قاصد مکہ معظمہ بھی روانہ کیے گئے۔ جب وہ مکہ پہنچے تو ایک مکی شہری نے ایک قاصد کو ایسا تیر مارا کہ وہ گر کر اٹھ نہ سکا۔ جبکہ دوسرا بھاگ کر صنعا پہنچ گیا جس نے ابرہہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ یہ واقعہ سُن کر ابرہہ بہت برافروختہ ہوا اور غصہ سے پیچ و تاب کھاتے ہوئے اس نے کعبہ کو منہدم کرنے کے لیے ایک لشکر تیار کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب عرب میں بیت اللہ کے مقابلے میں کلیسا کی تعمیر کی خبر پھیلی تو بنو کنانہ کا کوئی آدمی وہاں گیا اور اس نے کلیسا میں پاخانہ کر دیا اور بعض نے لکھا ہے کہ عرب کے نوجوانوں نے اس کلیسا کے قرب و جوار میں آگ جلائی جو ہوا سے اڑ کر کلیسا کو جا لگی اور وہ جل کر خاک ہو گیا۔ ابرہہ نے غصہ میں قسم کھائی کہ کعبہ کو منہدم کر کے ہی سانس لوں گا۔ اسی ارادے سے مکہ معظمہ پر فوج کشی کی۔ راستے میں جس عرب قبیلے نے مزاحمت کی اس کو تہہ تیغ کیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔ اس کی فوج کے ساتھ ہاتھی بھی تھے۔ اسی لیے انہیں اصحاب الفیل کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ننھے منے پرندے ابابیل بھیج کر اس فوج کا صفایا کر دیا اور اپنے گھر کی حفاظت فرمائی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے چند دن پہلے بیت اللہ کے خلاف سازش تھی جسے خدا نے ناکام بنا دیا اور کلیسا حاکم ابرہہ کی فوج کا صفایا کر دیا گیا۔

ایک اور سازش عیسائیوں کی طرف سے نورالدین زنگی کے دور میں ہوئی جب انہوں نے منصوبہ بنایا کہ روضہ مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو نکال کر کہیں اور لے جایا جائے اور آپؐ کے جسد اطہر کی بے حرمتی و تذلیل کی جائے۔ اس مقصد کے لیے دو عیسائیوں کو درویش بنایا اور مسلمانوں

کے روپ میں مدینہ منورہ بھیجا جنہوں نے وہاں پہنچتے ہی روضہ مبارک کے نزدیک ایک مکان حاصل کیا اور وہاں سے سرنگ لگانی شروع کی لیکن ان کے جسد اطہر کے نزدیک پہنچنے سے پہلے نورالدین زنگیؒ کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے اس سازش کی نشاندہی فرمائی متواتر تین رات تک یہ خواب آتا رہا۔ بالآخر نورالدین تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر مدینہ منورہ پہنچا اور ان دونوں کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ یہ مدینہ منورہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کے خلاف سازش تھی۔

عیسائیوں کا مقصد اس سے یہی تھا کہ مسلمانوں کے دل و دماغ میں مدینہ منورہ اور روضۂ پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو عظمت گھر کیے ہوئے ہے اور مسلمان نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ وہاں پہنچ کر ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں اس کو کم کیا جائے۔ کہیں یہ انداز اپنایا اور کہیں یہ کہ اوباش اور لچے لفنگے قسم کے لوگوں سے نبوت کے دعوے کرائے گئے۔

سازش کا یہ سلسلہ ابرہہ عیسائی نے شروع کیا۔ آج تک جاری ہے۔ گذشتہ صدیوں میں عیسائیوں کی یہ سازشیں عروج پر رہیں۔

ایران میں بہاء اللہ اور محمد علی باب، برصغیر میں مرزا قادیانی اور ملا محمد اٹکی عیسائیوں کے مہرے تھے۔ بہاء اللہ، محمد علی باب اور ملا محمد اٹکی سے صاحب شریعت نبی ہونے کے دعوے کرائے، قرآن کے مقابلے میں نئی کتاب، حج کے مقابلے میں نئے مقام کا حج، نماز کے مقابلے میں نماز الغرض دین کے ہر رکن کے مقابلے میں نیا رکن ایجاد کیا، جبکہ مرزا قادیانی کے دعوے چوں چوں کا مربہ تھے۔ وہ صاحب شریعت ہونے کا بھی مدعی تھا اور غیر شریعت کا بھی کہیں وہ امتی نبی بن کر کھڑا ہوتا تھا اور کہیں وہ خود محمد رسول اللہ بن جاتا تھا۔ العیاذ باللہ۔ اور کبھی وہ کہتا تھا کہ ہم "مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" اور کبھی وہ یوں بکواس کرتا تھا کہ ہمیں مکہ یا مدینہ میں مرنے کی ضرورت نہیں ہے

زمین قادیاں اب محترم ہے — ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

یعنی ہمارا مکہ اور مدینہ تو اب قادیان ہی ہے۔ العیاذ باللہ

اس کے مقابلہ میں ملا محمد اٹکی کے پیروکاروں نے صوبہ بلوچستان کے تربت شہر کے نزدیک کوہ مراد پر اپنا "خانہ کعبہ" بنایا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خانہ کعبہ کا حج ملا اٹکی نے منسوخ کر دیا ہے۔ اب اس کے پیروکار کوہ مراد پر حاضری دیا کریں۔ وہاں پہاڑی پر ایک چھوٹی سی چار دیواری ہے یہی ان کا "خانہ کعبہ" ہے۔ اس پہاڑی کے دامن میں ایک میدان ہے جسے گلڈن کہتے ہیں۔ یہ ان کا میدان عرفات ہے۔ اسی طرح زم زم کی جگہ "کوثر" غار حرا کی جگہ غار، نماز کی جگہ ایک جدید انداز کی نماز، زکوٰۃ کی جگہ ایک نئی قسم کی زکوٰۃ۔ الغرض اسلام کے ہر رکن کے مقابلہ میں ایک نیا اور بالکل جدید انداز کا رکن گھڑ لیا گیا۔

صوبہ سندھ میں لواری ایک مقام ہے۔ اعتقادی خرابی کی وجہ سے وہاں بھی جاہل اور اجہل قسم کے لوگ باقاعدہ جاتے ہیں طواف ہوتا ہے اور اسے حج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ اعتقادی خرابی بھی انگریز حکومت کی پیدا کردہ ہے۔ جبکہ یہ اعتقادی خرابی تو اتنی عام ہو چکی ہے کہ بعض سادہ لوح جو دین سے ناواقف ہیں بزرگوں اور اولیاء کرامؒ کی قبروں کا طواف کرتے نظر آتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے؟ صرف اس لیے کہ بیت اللہ اور روضۂ پاک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو کم کیا جائے۔ لیکن ؎

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اتنی سازشوں اور درپردہ منصوبوں کے باوجود بھی مسلمانوں کے دلوں میں بیت اللہ شریف مدینۃ النبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک سے عقیدت و محبت کم نہیں ہوئی جس کا ثبوت سال بہ سال مکہ معظمہ میں ہونے والا عالمگیر اجتماع ہے۔ جہاں ہر سال اجتماع کم ہونے کی بجائے زیادہ ہی ہوتا ہے۔ سچ ہے ؎

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا

حج اور قربانی

حج اسلام کی ایک عظیم الشان ریلی ہے۔

حج کیا ہے؟

مختلف زبانوں مختلف شکلوں مختلف قوموں کا سنگم ہے یہ منظر ہی کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ اسلام کا ہمہ رنگی یکسانیت کا صحیح مظہر ہے اسلام ہی وحدت انسانی کا واحد علمبردار ہے۔ وہ نسل، ذات، وطن، فرقہ، طبقہ، برادری، رنگ، قوم، قبیلہ، زبان کی جملہ عصبیتوں کو فنا کر کے ایک امت بنا دینا چاہتا ہے جس میں چھوٹے بڑے کا فرق یا کوئی امتیازی سلوک باقی نہیں رہتا سب کا ایک ہی نعرہ اور سب کی ایک ہی وردی ہوتی ہے۔ یہ صف آرائیاں نہ صرف عسکری تنظیم سکھاتی ہیں بلکہ میدان محشر کا نقشہ بھی پیش کرتی ہیں۔ گویا "سفر ارض" میں سفر آخرت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں رسول اعظمؐ کی فعال اور متحرک زندگی کی تصویر سامنے آتی ہے جو تصورات و نظریات کے سادہ خاکوں میں عمل و محبت کا رنگ بھرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

جب رسول اللہؐ مدینہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ کے لیے دو روز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ دو دن کیا ہیں"؟ انہوں نے عرض کیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان میں ہم کھیل کود کیا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا "اللہ نے ان دونوں کے بدلہ میں ان سے اچھے دو دن عطا کیے۔ بقر عید کا دن اور عید کا دن" (ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے بڑی خوبصورتی سے ان "ایام زینت" کو اسلامی بنا دیا۔ اب حج ایک ایسی پاکیزہ ریلی میں تبدیل ہو گیا جس میں روحانی جسمانی خوراک کا سامان مہیا کیا جاتا ہے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی تہوار یا عید کا دن ہوتا ہے جب وہ خوشیاں مناتے ہیں پکنک کرتے ہیں یا [illegible] لگاتے ہیں ٹھیک اسی طرح یہ "خدائی جشن" انسانی جذبات کی تسکین کے لیے سالانہ مواقع فراہم کرتا ہے انسانوں کے دل و دماغ محبت کی وادی میں جست لگاتے ہیں دور تک پھیلے ہوئے ریگزار میں ایک انوکھی محفل سماع ہوتی ہے جس میں ساز نہیں ہوتے مگر آواز ہوتی ہے۔ قوالیاں نہیں ہوتیں مگر وجد آتا ہے کعبۃ اللہ ایک ایسا مرکزی مقام ہے جس کے گرد اسلامی شعار اور عقیدہ گشت کرتے ہیں طواف، تکبیر، تلبیہ، اذکار، قربانی یہ سب کیا ہیں والہانہ عبودیت و نیاز مندی کے مقدس مظاہرے!

میری نیاز مندی دیباچہ ازل ہے
میثاق زندگی کی منہ بولتی غزل ہے

کیا قربانی کرنا ایک ظالمانہ فعل ہے

عید الاضحیٰ کے دامن میں دین فطرت نے اجتماعی ضیافت کا اہتمام بھی رکھا ہے قربانی سے بہتر اور کیا سامان طعام ہو سکتا ہے دنیا کے مشہور مذاہب میں قربانی کا دستور رہا ہے صرف وہ لوگ جو خود کو سبزی خور بتاتے ہیں اس کو ظلم کا نام دیتے ہیں حالانکہ نوع انسان خلقی طور پر گوشت خور واقع ہوئی ہے۔ اس کا وجود خود اس بات پر شاہد ہے کہ انسان گوشت پوست کی ایک صورت ہے جو عمارت گوشت پوست کی بنی ہو اس کی مرمت اور تلافی گوشت سے ہو سکتی ہے سب سے بڑا ثبوت گوشت خوری کا یہ ہے کہ جب انسان ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو اس کی پرورش خون سے ہوتی ہے۔ وہاں ساگ پات نہیں کھاتا جب دنیا میں آتا ہے تو ماں کا دودھ پیتا ہے ماں کا دودھ بھی چربی سے بنتا ہے گو وہ "حیض نوشی" کے بعد شیر خواری کا نمبر آتا ہے کوئی انسان بجز کے اس قانون سے مستثنیٰ نہیں ہے جو یہ دعوٰی کرتا ہے کہ میں گوشت خور نہیں ہوں وہ خود کو پیدائشی حق سے محروم کر لیتا ہے اور قانون فطرت کو جھٹلاتا ہے۔ علم نباتات نے وضاحت کے ساتھ تو اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ نباتات و حیوانات بھی گوشت خور ہوتے ہیں۔ مچھلی مچھلی کو کھاتی ہے۔ بعض آبی جانور اور گھونگھے ایسے ہوتے ہیں جن کی غذا گوشت ہوتی ہے۔ چند ایک کے نام ذیل میں دیے جاتے ہیں۔

۱۔ اس پودے کی پتیاں گھڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس کے ذریعے پودہ کیڑوں کو کھایا جاتا ہے

1. PITCHER PCAN.
2. VENUSFLYTRAP..
3. BLADDER WERT
4. ایک قسم کی مچھلی جس کے آٹھ بازو ہوتے ہیں OCTOPUS (CUTTLE) FISH
5. دریائی گھوڑا HIPPOPTAMVS

۶ اڑنیوالی مچھلی EXOCETUS

۷ کتا مچھلی DOGFISH

جانوروں کی قربانی میں انسانی قربانی کی روک تھام ہے

اسلام نے جانوروں کی قربانی کا حکم دے کر اس پر اللہ کا نام لینا ضروری قرار دیا ہے اس کے پیچھے ایک فلسفہ کارفرما ہے جو حیات انسانی کا ضامن و محافظ ہے دوسرے مذاہب میں دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے انسانی خون سے ؛ ناموگا ہوں کو رنگین بنایا جاتا ہے اس عقیدے سے ”انسانی قربانی“ کا دروازہ کھلتا ہے چنانچہ کچھ دنوں پہلے کا واقعہ ہے آگرہ ضلع میں ایک نوعمر لڑکے کو لذیذ چیزیں کھلا کر اپنا تابع اور غلام بنایا گیا چند روز بعد مندر کے ایک پجاری سے کہا۔ مجھے بشارت ہوئی ہے کہ یہاں فلاں کا خزانہ ہے۔ کیا مجھے کسی صورت سے مل سکتا ہے ؟ ”کور عقیدہ“ برہمن نے اس کو انسانی قربانی دینے کا مشورہ دیا اس ترغیب تجویز پر دولت کے لالچ میں اس شخص نے اس لڑکے کو معبود باطل کے آستانہ پر ذبح کر ڈالا یہ ہے مشرکانہ

افعال کا انجام ت

یقین والے پرستار تو گم ہو نہیں سکتے
جو منزل آشنا ہیں وہ کبھی گم ہو نہیں سکتے

دوسرے مذاہب اور قربانی

ہابیل اور قابیل کی قربانیوں کا واقعہ تو مشہور ہے جس کا تعلق گزشتہ شریعت سے ہے قرآن ہر امت کی خبر دیتا ہے۔ ولکل امة جعلنا منسکا اللہ پاک نے اس آیت کو سورہ حج میں چند آیتوں کے بعد بھی دہرایا ہے قرآن مجید کے دعویٰ کا ثبوت دوسرے مذاہب کے لٹریچر میں ملتا ہے عیسائیوں کی بائبل دیکھیں تو احکام قربانی سے بھری ملے گی اور یہی احکامات تورات کی دوسری کتاب باب خروج میں موجود ہیں ہندو اور آریہ کے سلف پیشوا منوجی بگھ قربانی کرنے کے لیے پُرزور الفاظ میں ترغیب دیتے ہیں اس کے علاوہ خود ان کی مذہبی کتابوں میں بھی یہ تذکرے ملتے ہیں۔

۱۔ جب بھرت مہاراج کو منانے کے لیے روانہ ہوئے تو راستہ میں بھر دواج مہاراج نے ان کی دعوت کی اور ان کی فوج کی بھی سب بہشتی سامان عیش وعشرت کا جو دنیا میں راجاؤں کو بھی میسر نہیں آسکتا تھا موکلوں نے لا کر حاضر کیا، ہر طرف صدا میں سنائی دیتی تھیں اے پیاسو ! شراب دہشتی پیو۔ جتنی پی سکو ! اے بھوکو ! نوبہ قسم قسم کے پاکیزہ مزہ دار گوشت کھاؤ جتنا کھا سکو۔

(رامائن)

۲۔ برہمن کشتری

۲ برہمن کشتری اور ویشیوں کو ضرور قربانی کرنی چاہیے

(شانتی پروہ)

۳۔ جہاں جانور قربان کیا جاتا ہے اس جگہ کو بہشت کہنا چاہیے۔ (یجر ویدی)

۴۔ وید کا حکم دی ہوئی قربانی کر کے جو کوئی قربانی کا گوشت نہ کھائے تو وہ مرنے کے بعد ۲۱ بار جانوروں کے خون میں پیدا کیا جاتا ہے۔

(شوادھیائے ۵)

۵۔ ذبح کی ہوئی گائے کا گوشت کھانے میں کوئی گناہ نہیں مگر ناجائز گوشت کھانا ایسا ہے جیسا اپنے بچہ کا گوشت کھایا (انوپروہ صفحہ ۱۹۳)

قربانی کا مقصد

قرآن پاک میں صاف الفاظ میں بتا دیا گیا ہے کہ قربانی کے جانور کا گوشت یا خون خدا تک نہیں پہنچتا بلکہ جذبہ محبت، اخلاص مندی نیک نیتی کو پرکھا جاتا ہے یہ سنت ابراہیمی کیا ہے ؛ قربانی کی ایک زندہ یادگار جو کچھ ابراہیمؑ نے خواب میں دیکھا وہ فقط ایک اشاریہ تھا پھر بھی باپ بیٹے دونوں نے اس کو محض ایک مبہم اور ناکارہ خواب نہیں سمجھا بلکہ حقیقی معنوں میں فرمان واجب الاذعان کا درجہ دیا جس کی تعمیل کے لیے وہ بخوشی تیار ہو گئے یقیناً وہ ایک بڑی آزمائش تھی جس میں دونوں ہی پورے اترے۔ خدا کسی انسان کی جان نہیں چاہتا

باقی صفحہ ۲۶ پر

تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد با آواز بلند ایک مرتبہ یہ تکبیر پڑھنا واجب، فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا پڑھنے والے اس میں برابر ہیں اسی طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے البتہ عورت با آواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ کہے (شامی)

تنبیہ :- اس تکبیر کا متوسط بلند آواز سے کہنا ضروری ہے بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں اس کی اصلاح ضروری ہے

دشمنانِ رسولِ خدا کی نفسیات — از انگریزی ترجمہ محمد حسن عسکری

ابن ابی — عیسائی راہب ابو عامر

پروفیسر ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

ابن اُبی

مدینے میں دو قبیلے تھے، اوس اور خزرج، جن کے درمیان قرابت تو تھی لیکن رقابت بھی شدید تھی۔ پچھلی کئی نسلوں سے ان کے درمیان خونریز جنگیں ہوتی رہتی تھیں، ابن ابی خزرج قبیلے کا تھا، ابن ہشام (مذکورہ بالا کتاب ص ۴۱۱) لکھتے ہیں "اسلامی دور شروع ہونے تک نہ تو ابن اُبی سے پہلے اور نہ اس کے بعد اوس اور خزرج میں اتنی موافقت کبھی نہ ہو سکی کہ دونوں ایک ہی شخص کی اطاعت کریں۔ اس معاملے میں اگر کوئی استثناء ہے تو خود ابن ابی"، اتنی مقبولیت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کسی آدمی میں کردار کی بلندی، غیر جانبدارانہ انصاف پسندی وغیرہ خوبیاں نہ ہوں۔ اس کے باوجود اسلامی تاریخ میں ابن ابی کو "منافقوں کی جماعت کا سردار" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مدینے کے کسی اور شخص کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی پریشانی نہیں اٹھانی پڑی جتنی اس کی طرف سے۔ ابن ہشام (ص ۷۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ معاملہ افک میں بہتان طرازی کی سب سے زیادہ ذمہ داری ابن ابی پر تھی۔ عمر بھر اس کی یہی کوشش رہی کہ مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو کیوں؟ شاید مندرجہ ذیل واقعہ اس کا سبب ہو۔

بہت سے ماخذ کے بقول جن میں بخاری (صحیح ۶۵، ۲۰۱، ہجری، تفسیر سورت ۶۳ آیت ۸، "تاریخ" جلد اول ص ۱۱۵)، ابن ہشام ("سیرت" ص ۴۱۲، ۴۲۷) اور سہیلی ("روض الانف" جلد دوم ص ۵۱) بھی شامل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرما کر مدینے تشریف لانے سے ذرا ہی پہلے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ابن اُبی کو مدینے کا بادشاہ بنا دیا جائے بلکہ سناروں سے اس کے لیے ایک تاج بنانے کے لیے بھی کہہ دیا گیا تھا۔ جب مدینے والوں نے اسلام قبول کر لیا تو یہ تجویز یوں ہی رہ گئی۔

عیسائی راہب ابو عامر

ابو عامر کا تعلق مدینے کے دوسرے قبیلے یعنی اوس سے تھا، اس کا بیٹا حنظلہ بڑی جلدی اسلام لے آیا تھا۔ وہ بالکل نوجوان تھا، اور اس نے اپنی دلہن کے ساتھ صرف ایک ہی رات گزاری تھی، اسے غسل کرنے کا وقت بھی نہیں ملا اور وہ سیدھا جا کے جنگ اُحد میں شریک ہوا، اور صبح سویرے ہی شہید ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "غسیل الملائکہ" کا خطاب عطا فرمایا (یعنی جس شخص کو فرشتوں نے غسل دیا ہو) اس کا باپ ابو عامر بھی دوسری جانب سے جنگ میں شریک تھا، اور اہم خدمات اس کے سپرد تھیں۔ جنگ کے بعد وہ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس گیا، اور (بقول بلاذری کی "انساب" جلد اول ۳۲۹) کہا — اسی لیے تو میں تجھے اس شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے دور رکھتا تھا، اور ایسی ہی موت سے تجھے ڈراتا تھا۔ خدا کی قسم تیرے طور طریقے کیسے شریفانہ تھے اور تو اپنے ماں باپ کے ساتھ کیسی اچھی طرح پیش آتا تھا" اگر اچھے عادات و اطوار اچھی تربیت کا نتیجہ ہیں، اور اگر اچھی تربیت وہی والدین دے سکتے ہیں جو خود بھی اچھے اخلاق رکھتے ہوں تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ابو عامر بھی بلند کردار کا مالک اور قابل عزت آدمی ہوگا۔ بہرحال اس میں ذہنی تجسس تو تھا ہی حالانکہ وہ بت پرستوں کے خاندان میں پیدا ہوا تھا، لیکن (بقول بلاذری "انساب" جلد اول ۳۸۰) وہ اہل کتاب سے مل کر ان سے مباحثے کیا کرتا تھا۔ اسی لیے اس نے راہبوں کی طرف سے وہ خاص طور سے مائل تھا۔ اسی لیے اس نے راہبوں سے ملنے کی خاطر کئی دفعہ شام اور فلسطین کا سفر کیا تھا۔ مذہب سے اتنے شغف کے باوجود پھر یہ کیسے ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موافقت نہ کر سکا، اور عیسائی راہب ہونے کے باوجود اس نے تلوار اٹھائی، باقاعدہ لڑائیوں میں حصہ لیا اور مرتے دم تک مخالفت پر اڑا رہا؟

ہیثم ابن عدی نے جو تاریخ لکھی تھی وہ تو اب ضائع ہو چکی ہے۔ لیکن اس کا ایک مختصر اقتباس ہمیں بلاذری کے یہاں ملتا ہے ("انساب" ج اول ۲۸۲)

وہ لکھتے ہیں: "ابو عامر خود بھی نبوت کا دعویٰ کرنا چاہتا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع فرمائی اور آپ کو کامیابی حاصل ہونے لگی تو ابو عامر کے دل میں بڑا حسد پیدا ہوا" ابن ہشام ("سیرت" ص ۴۱۱، ۴۱۲، ۵۶۲) کے یہاں بھی چند دوسری تفصیلات ملتی ہیں جن کا تعلق اسی بات سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو ابو عمیر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس موقع پر مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

ابو عمیر ــــ یہ کون سا دین ہے جو تم لے کر آئے ہو؟

رسول اللہ ــــ دین حنیف، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین۔

ابو عمیر ــــ لیکن یہ تو میرا دین ہے

رسول اللہ ــــ نہیں ہرگز نہیں۔

ابو عمیر ــــ ضرور ہے۔ محمدؐ یہ تمہیں نے اس دین میں ایسی چیزیں شامل کی ہیں جو اس میں نہ تھیں۔

رسول اللہ ــــ ہرگز نہیں، بلکہ میں تو اس دین کو بغیر کسی آمیزش کے خالص ترین شکل میں لے کر آیا ہوں۔

ابو عمیر ــــ اچھا تو جو بھی جھوٹا ہو اسے اللہ پردیس میں عزیز و اقارب سے دور موت نصیب کرے۔

رسول اللہ ــــ بالکل ٹھیک ہے جو بھی جھوٹ بول رہا ہو اسے اللہ تعالیٰ ایسی ہی موت نصیب کرے، اور ایسی موت ابو عمیر کو نصیب ہوئی۔

پنی فرنسیسی تصنیف "محمدؐ اور دنیا کا خاتمہ" میں کاسانووا (CASANOVA) لکھتا ہے (ص ۲۹) "یہاں سب اس خیال کی پوری تصدیق ہوتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے میں دیگر علیہ السلام کے زمانہ کی طرح۔ جلد اول ۱۹ ــ ۲۰) عیسائیوں کو پیغمبر کے آنے کا پورا یقین تھا، عرب روایت تو شاید جانبداری کی وجہ سے اس معاملہ میں خاموش ہے لیکن پیغمبر کے آنے کا مسیح کی واپسی اور یوم حساب سے لازمی اور گہرا تعلق تھا" ہیثم ابن عدی کی حکایت پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں، کیونکہ بہت سی حکایتیں موجود ہیں (ابن حبیب "محبر" ص ۱۳۰ ــ بلاذری "انساب" جلد اول ص ۴۳۹) جو اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ تمیم کے علاقے میں، کنانہ اور سلیم کے یہاں، یمن اور مدینہ وغیرہ میں آخری پیغمبر کے آنے کا انتظار ہو رہا تھا۔

ایک صحابیؓ کی دین پر استقامت

محمد اقبال حیدرآباد

آج کل جس طرح مرزائی اپنا مذہب یعنی مرتد بنانے کے لیے مسلمانوں کو چھوکری اور نوکری کا لالچ دیتے ہیں اسی طرح یہودی بھی صحابہ کرامؓ کو اپنا ہم مذہب بنانے کے لیے چھوکری اور نوکری کا لالچ دیتے تھے لیکن صحابہ کرام کی دین میں استقامت کیا تھی ایک صحابی کا واقعہ ملاحظہ فرما دیں۔

حضرت عمار بن یاسرؓ ایک آسودہ حال یہودی سردار اسحاق بن شمعون کے مقروض تھے۔ یہودی بے انتہا ظالم اور سنگدل تھا، اس نے کہا:

عمار! اگر تم اسلام سے برگشتہ ہو جاؤ اور اس نئے مذہب کو چھوڑ دو تو تم کو اور اتنا مال و زر دوں گا کہ تم آسودہ حال ہو جاؤ گے اور اگر تم چاہو گے تو اپنی بھتیجی سارہ بنت عامر سے تمہاری شادی بھی کر دوں گا۔ کیا تم میری درخواست کو منظور کرو گے؟

حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا، سردار تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر تم سارا مال و زر بھی دینا چاہو تب بھی اسلام سے برگشتہ نہیں ہو سکتا اور اس مذہب کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اسلام ایک دین کامل ہے اور اس کی اولین تعلیم یہی ہے کہ حق پرستی اختیار کرو۔ اللہ واحد یکتا و بے نیاز ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور وہ ساری دنیا کا مالک ہے ہر چیز اس نے پیدا کی ہے اور وہی تمام آدمیوں کو رزق پہنچاتا ہے اس کے سوا کوئی معبود و رزاق نہیں یہ ہمارا ایک مستحکم عقیدہ ہے اور ہم ایک لمحہ کے لیے بھی اس عقیدہ کو فراموش نہیں کر سکتے۔

ہمارے آقائے نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین انسان ہیں ان کی غریب نوازی کا یہ عالم ہے کہ کبھی کوئی سائل ان کے در سے محروم نہیں جاتا۔ عفت و عصمت کی نسبت کبھی کسی مخالف نے بھی کوئی شبہ ظاہر نہیں کیا۔ زہد و تقویٰ کا یہ عالم ہے کہ رات رات بھر نوافل میں گزار دیتے۔ یہاں تک کہ پائے مبارک ورم کر آتے۔ انسانی ہمدردی کی یہ کیفیت کہ روزانہ فجر کے بعد غریبوں کی خدمت اور بیماروں کی عیادت کو تشریف لے جاتے۔ غریبوں کی دل نوازی اور بیواؤں کی خدمت ان کے معمولات میں شامل ہے۔ ان کے رونق افروز ہونے سے پہلے ہم تباہ کن گمراہی کی حالت میں تھے۔ ہماری اخلاقی حالت تباہ ہو گئی تھی۔ ہم اپنی سیاہ کاریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ہم ایسے آقائے نامدار اور محسن اعظمؐ سے کس طرح برگشتہ ہو سکتے ہیں۔

سردار! یاد رکھو ہم دنیا کے عظیم و جلیل سرمایہ کو ٹھکرا سکتے ہیں، ہم تخت و تاج پر لعنت بھیج سکتے ہیں

باقی ص ۲۶ پر

احکامِ عید الضحیٰ و قربانی

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رح

قربانی

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورہ انا اعطینٰک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی، قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کا یہی مفہوم ہے دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا ہر سال برابر قربانی کرتے تھے (ترمذی) جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کے لئے مخصوص نہیں ہر شخص پر ہر شہر میں بہ تحقیق شرائط واجب ہے۔ اور مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے، اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے (شامی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے!

قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ مقیم پر واجب ہوتی ہے جس کی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو یہ مال خواہ سونا چاندی یا اس کے زیورات ہوں، یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا سکونتی مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو (شامی)

قربانی کے معاملے میں اس مال پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں۔ بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو تو اس پر یا اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں، اسی طرح جو شخص شرعی قاعدے کے موافق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں (شامی)

مسئلہ: جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی، اگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا تو اس کی قربانی واجب ہوگئی (شامی)

قربانی کے دن

قربانی کی عبادت صرف تین دن کے ساتھ مخصوص ہے، دوسرے دنوں میں قربانی کی کوئی عبادت نہیں قربانی کے دن ذی الحجہ کی دسویں، گیارھویں اور بارھویں تاریخیں ہیں اس میں جب چاہے قربانی کر سکتا ہے۔ البتہ پہلے دن کرنا افضل ہے۔

قربانی کے بدلہ میں صدقہ و خیرات

اگر قربانی کے دن گزر گئے ناواقفیت یا غفلت یا کسی عذر سے قربانی نہ کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے لیکن قربانی کے تین دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا ہمیشہ گناہ گار رہے گا کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا ایسے ہی صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر اتفاق صحابہؓ اس پر شاہد ہیں

قربانی کا وقت

جن بستیوں اور شہروں میں نماز جمعہ اور عیدین جائز ہے، وہاں نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی تو اس پر دوبارہ قربانی لازم ہے، البتہ چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں نہیں ہوتیں یہ لوگ دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد قربانی کر سکتے ہیں، ایسے ہی کسی عذر کی وجہ سے نماز عید پہلے دن نہ ہو سکے تو نماز عید کا وقت گذر جانے کے بعد قربانی درست ہے۔ (در مختار)

مسئلہ: قربانی رات کو بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔ (شامی)

قربانی کے جانور

بکرا، دنبہ، بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف قربان کیا جا سکتا ہے۔ گائے، بیل، بھینس، اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ: بکرا بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور تیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے، گائے بیل، بھینس دو سال کی اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کے لئے کافی نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر جانور کا فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اس کے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ:۔ جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو جس کا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اس کی قربانی درست نہیں (شامی)

مسئلہ:۔ خصی (بدھیا) بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے (شامی)

مسئلہ: اندھے کانے، لنگڑے جانور کی قربانی، درست نہیں، اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں پر نہ جا سکے اس کی قربانی بھی جائز نہیں۔

مسئلہ:۔ جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹی ہوئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (شامی)

مسئلہ:۔ جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں (شامی درمختار) اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہیں اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ:۔ اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہوگیا تو اگر خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اس عیب دار جانور کی قربانی جائز ہے اور اگر یہ شخص غنی صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرے جانور کی قربانی کرے (درمختار)

قربانی کا مسنون طریقہ

اپنی قربانی کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے، اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرا سکتا ہے، مگر ذبح کے وقت وہاں خود بھی حاضر رہنا افضل ہے

مسئلہ:۔ قربانی کی نیت دل سے کرنا کافی ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ ذبح کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ضروری ہے سنت ہے کہ جب جانور ذبح کرنے کے لئے روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؁ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؁ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ کَمَا

تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ۔

آدابِ قربانی

قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اس کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو دودھ اور بال یا ان کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، (بدائع)

مسئلہ:۔ قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرلے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے جب تک پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے (بدائع)

متفرق مسائل

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں، لیکن جس شہر میں کئی جگہ نماز عید ہو تو شہر میں کسی ایک جگہ بھی نماز عید ہو گئی تو پورے شہر میں قربانی جائز ہو جاتی ہے۔ (بدائع)

مسئلہ:۔ قربانی کے جانور کے اگر ذبح سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا یا ذبح کے وقت اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آیا تو اس کو بھی ذبح کر دینا چاہیے (بدائع)

مسئلہ:۔ جس شخص پر قربانی واجب تھی اگر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا۔ پھر وہ گم ہو گیا یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اگر دوسری قربانی کے بعد پہلا جانور مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی بھی قربانی کر دے لیکن اس کی قربانی اس پر واجب نہیں، اگر یہ غریب ہے جس پر پہلے سے قربانی واجب نہیں تھی نفلی طور پر اس نے قربانی کے لئے جانور خرید لیا پھر وہ مر گیا یا گم ہو گیا تو اس کے ذمے دوسری قربانی واجب نہیں، ہاں اگر گم شدہ جانور قربانی کے دنوں مل جائے تو اس کی قربانی کرنا واجب ہے اور ایام قربانی کے بعد ملے تو اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع)

قربانی کا گوشت

۱۔ جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ کریں

۲۔ افضل ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصے کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لئے رکھے، ایک حصہ احباب

باقی ص۲۰ پر

حج کے ثواب کو ضائع کرنیوالے چند امور

تحریر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حج، اسلام کا عظیم الشان رکن ہے، اسلام کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہوا، اور حج ہی سے ارکان اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ احادیث طیبہ میں حج وعمرہ کے فضائل بہت کثرت سے ارشاد فرمائے گئے ہیں، ایک حدیث میں ہے۔

"جس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی وہ ایسا پاک و صاف ہو کر آتا ہے۔ جیسا ولادت کے دن تھا۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا، عرض کیا گیا، اس کے بعد فرمایا حج مبرور (بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی (بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ پے در پے حج وعمرے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔

(ترمذی، نسائی، مشکوٰۃ ص۲۲۲)

حج عشق الٰہی کا مظہر ہے، اور بیت اللہ شریف مرکز تجلیات الٰہی ہے اس لئے بیت اللہ شریف کی زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضری ہر مومن کی جان تمنا ہے اگر کسی کے دل میں یہ آرزو چٹکیاں نہیں لیتی تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے ایمان کی جڑیں خشک ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کے لئے زاد راہ رکھتا تھا اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تو اس کے حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے

(ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص کو حج کرنے سے نہ کوئی ظاہری حاجت مانع تھی، نہ سلطان جائر اور نہ بیماری کا عذر تھا تو اسے اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (دارمی)

ذرائع مواصلات کی سہولت اور مال کی فراوانی کی وجہ سے سال بہ سال حجاج کرام کی مردم شماری میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن بہت ہی رنج وصدمہ کی بات ہے کہ حج کے انوار وبرکات مدھم ہوتے جا رہے ہیں، اور جو فوائد وثمرات حج پر مرتب ہونے چاہئیں، ان سے امت محروم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت تھوڑے بندے ایسے رہ گئے ہیں جو فریضہ حج کو اس کے شرائط وآداب کی رعایت کرتے ہوئے ٹھیک ٹھیک بجا لاتے ہوں، ورنہ اکثر حاجی صاحبان اپنا حج غارت کر کے "نیکی برباد گناہ لازم" کا مصداق بن کرتے ہیں: نہ حج کا صحیح مقصد ان کا مطمح نظر ہے، نہ حج کے مسائل واحکام سے انہیں واقفیت ہے، نہ یہ سیکھتے ہیں کہ حج کیسے کیا جاتا ہے اور نہ ان پاک مقامات کی عظمت وحرمت کا پورا لحاظ کرتے ہیں بلکہ اب تو ایسے مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں کہ حج کے دوران محرمات کا ارتکاب ایک فیشن بن گیا ہے۔ اور یہ امت گناہ کو گناہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کے احکام سے بغاوت کرتے ہوئے جو حج کیا جائے وہ انوار وبرکات کا کس طرح حامل ہو سکتا ہے اور رحمت خداوندی کو کس طرح متوجہ کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے تو حکومت کی طرف سے درخواست حج پر فوٹو چسپاں کرنے کی قید لگا دی گئی ہے اور غضب پر غضب اور ستم بالائے ستم یہ کہ پہلے پردہ نشین مستورات اس قید سے آزاد تھیں۔ لیکن نفاذ اسلام کے جذبے نے اب ان پر فوٹوؤں کی پابندی عائد کر دی ہے۔

پھر حجاج کرام کی تربیت کے لئے حج فلمیں دکھائی جاتی ہیں، جس عبادت کا آغاز فوٹو اور فلم کی لعنت سے ہو اس کا انجام کیا کچھ ہوگا یا ہو سکتا ہے، اور چونکہ حاجی صاحبان بزعم خود حج فلمیں دیکھ کر حج کرنا سیکھ جاتے ہیں، اس لئے نہ انہیں مسائل حج کی کسی کتاب کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اور نہ کسی عالم سے مسائل سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے نتیجہ یہ کہ جس کے جی میں جو آتا ہے کرتا ہے۔

حاجی صاحبان کے قافلے گھر سے رخصت ہوتے ہیں تو پھولوں کے ہار پہنا پہنانا گویا حج کا لازمہ ہے کہ اس کے بغیر حاجی کا جانا ہی معیوب ہے چلتے وقت جو خشیت وتقویٰ، حقوق کی ادائیگی۔ معاملات کی صفائی اور سفر شروع کرنے کے آداب کا اہتمام ہونا چاہیے اس کا دور دور کہیں نشان نظر نہیں آتا، گویا سفر مبارک کا آغاز ہی آداب کے بغیر محض نمود ونمائش اور ریاکاری کے ماحول میں ہوتا ہے۔

اب ایک عرصے سے صدر مملکت گورنر یا اعلیٰ احکام کی طرف سے جہاز پر حاجی صاحبان کو الوداع کہنے کی رسم شروع ہوئی ہے۔ اس موقع پر بینڈ باجے، فوٹو گرافی اور نعرہ بازی کا سرکاری طور پر اہتمام ہوتا ہے، غور فرمایا جائے کہ یہ کتنے محرمات کا مجموعہ ہے۔

سفر حج کے دوران نماز با جماعت تو کجا۔ ہزاروں میں کوئی ایک آدھ حاجی ایسا ہوتا ہوگا جس کو اس کا پورا پورا احساس ہو کہ اس مقدس سفر کے دوران کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے ورنہ حجاج کرام تو گھر سے نمازیں معاف کرا کے چلتے ہیں اور، بہت سے وقت بے وقت جیسے بن پڑے پڑھ لیتے ہیں مگر نمازوں کا اہتمام ان کے نزدیک بھی کوئی خاص اہمیت نہیں بلکہ بعض تو حرمین شریفین پہنچ کر بھی نمازوں کے اوقات میں

بازاروں کی رونق دوبالا کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں حج کے سلسلہ میں جو اہم ہدایت دی گئی وہ یہ ہے۔ حج کے دوران نہ فحش کلامی ہو نہ حکم عدولی اور نہ لڑائی جھگڑا۔

اور احادیث طیبہ میں بھی حج مقبول کی علامت یہی بتائی گئی ہے کہ وہ فحش کلامی اور نافرمانی سے پاک ہو، لیکن حاجی صاحبان میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہوں اور اپنے حج کو غارت ہونے سے بچاتے ہوں گانا بجانا اور داڑھی منڈانا بغیر کسی اختلاف کے حرام اور گناہ کبیرہ ہیں، لیکن حاجی صاحبان نے ان کو گویا گناہ ہونے کی فہرست ہی سے خارج کر دیا ہے، حج کا سفر ہو رہا ہے اور بڑے اہتمام سے داڑھیاں صاف کی جاتی ہیں اور ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ سے نغمے سنے جا رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون،

اس نوعیت کے بیسیوں گناہ کبیرہ اور ہیں جن کے حاجی صاحبان عادی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہوئے بھی ان کو نہیں چھوڑتے، حاجی صاحبان کی یہ حالت دیکھ کر ایسی اذیت ہوتی ہے جس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں

اسی طرح سفر حج کے دوران عورتوں کی بے حجابی بھی عام ہے، بہت سے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی دوران سفر برہنہ سر نظر آتی ہے، اور غضب یہ ہے کہ بہت سی عورتیں شرعی محرم کے بغیر سفر حج پر جاتی ہیں اور جھوٹ موٹ کسی کو محرم لکھوا دیتی ہیں۔ اس سے جو گندگی پھیلتی ہے وہ اگر کریم زبان سوزدے کے مصداق ہے۔

جہاں تک اس ارشاد کا تعلق ہے کہ حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہیے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ اس سفر میں چونکہ ہجوم بہت ہوتا ہے، اور سفر بھی طویل ہے اس لئے دوران سفر ایک دوسرے سے ناگواریوں کا پیش آنا اور آپس کے جذبات کے تصادم کا ہونا یقینی ہے اور یہی اس سفر کی سب سے بڑی کرامت ہے، اس کا حل یہی ہو سکتا ہے کہ ہر حاجی اپنے رفقاء کے جذبات کا احترام کرے، دوسروں کی طرف سے اپنے آئینہ دل کو صاف و شفاف رکھے اور اس راستے میں جو ناگواری بھی پیش آئے اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے، خود اس کا پورا اہتمام کرے کہ اس کی طرف سے کسی کو ذرا بھی اذیت نہ پہنچے اور دوسروں سے جو اذیت اس کو پہنچے اس پر کسی ردعمل کا اظہار نہ کرے دوسروں کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینا اس سفر مبارک کی سب سے بڑی سوغات ہے، اور اس دولت کے حصول کے لئے بڑے مجاہدہ ریاضت اور بلند حوصلگی کی ضرورت ہے اور یہ چیز اہل اللہ کی صحبت کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔

حاضرین حج کی خدمت میں بڑی خیرخواہی اور نہایت دل سوزی سے گزارش ہے کہ اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت و سعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے مندرجہ بالا معروضات کو پیش نظر رکھیں۔

چونکہ آپ محبوب حقیقی کے راستہ میں نکلے ہوئے ہیں اس لئے آپ کے اس مقدس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا چنانچہ ایک حدیث کا مضمون ہے کہ:

شیاطین اپنے شریر لشکر کو اس پر مامور کرتا ہے وہ حاجیوں کے راستے میں بیٹھ کر ان کو راہ سے بے راہ کریں

(تبلیغی کتاب)

جس طرح سفر حج کے لئے ساز و سامان اور ضروریات سفر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر حج کے احکام و مسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ اور اگر سفر سے پہلے اس کا موقع نہیں ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا اہتمام کر لیا جائے کہ کسی عالم سے ہر موقع کے مسائل پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتابیں ساتھ رہنی چاہیں، اور ان کا بار بار مطالعہ کرنا چاہیے خصوصاً ہر موقع پر اس سے متعلقہ حصہ کا مطالعہ خوب غور سے کرتے رہنا چاہیے کتابیں یہ ہیں:۔

۱۔ فضائل حج:۔ از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا

۲۔ آپ حج کیسے کریں:۔ از مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

۳۔ معلم الحجاج:۔ از مولانا مفتی سعید احمد مرحوم۔

اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کریں اور عمر بھر کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم کریں اور اس کے لئے حق تعالیٰ شانہ سے خصوصی دعائیں بھی مانگیں یہ بات خوب اچھی طرح ذہن میں رہنی چاہیے کہ حج مقبول کی علامت ہی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آ جائے جو شخص حج کے بعد بھی بدستور فرائض کا تارک اور ناجائز کاموں کا مرتکب ہے اس کا حج مقبول نہیں۔

نمازِ عید

عید الاضحیٰ کے روز یہ چیزیں مسنون ہیں۔

صبح کو سویرے اٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا خوشبو لگانا، عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیر مذکورۃ الصدر باآواز بلند کہنا، نماز عید دو رکعت ہیں، مثل دوسری نمازوں کے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہیے، پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں، اور دوسری رکعت کے تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں،

نماز عید کے بعد خطبہ سننا سنت ہے۔

آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں گزرنا چاہیے اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت قطعاً نہیں ہونا چاہیے دنیا کا ساز و سامان آپ کو مہنگا سستا اچھا برا اپنے وطن میں بھی مل سکتا ہے۔ لیکن حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو کسی دوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی، وہاں خریداری کا اہتمام نہ کریں، خصوصاً وہاں سے ریڈیو ٹیلیویژن، ایسی چیزیں لانا بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کسی زمانے میں حج وعمرہ اور کھجور اور آب زمزم حرمین شریفین کی سوغات تھی، اور اب ریڈیو اور ٹیلیویژن ایسی ناپاک اور گندی چیزیں حرمین شریفین سے بطور تحفہ لائی جاتی ہیں۔

چونکہ حج کے موقع پر اطراف واکناف سے مختلف مسلک کے لوگ جمع ہوتے ہیں اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا ہوا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں، بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں! یہاں بطور مثال دو مسئلے ذکر کرتا ہوں ایک یہ کہ نماز فجر سے بعد اشراق تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک دوگانہ طواف پڑھنے کی اجازت نہیں اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں۔ لیکن بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی پڑھتے رہتے ہیں، دوسرا مسئلہ یہ کہ احرام کھولنے کے بعد سر کا منڈوانا افضل ہے اور ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دعا فرمائی ہے۔ اور قینچی یا مشین سے بال اتروا لینا بھی جائز ہے، احرام کھولنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا صاف کرانا یا کٹانا لازمی ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔ لیکن بے شمار لوگ جن کو صحیح مسئلہ کا علم نہیں وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی کانوں کے اوپر سے چند بال کٹوا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے احرام کھول لیا حالانکہ اس سے ان کا احرام نہیں کھلتا، اور کپڑے پہننے اور احرام کے منافی کام کرنے سے ان کے ذمہ دم واجب ہو جاتا ہے۔ الغرض صرف لوگوں کو دیکھ دیکھ کر کوئی کام نہ کریں، بلکہ اہل علم سے مسائل کی خوب تحقیق کر لیا کریں۔

حج فریضۂ حیات ہے

محمد اسحاق شیخ — اسلام آباد

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝

بے شک وہ پہلا گھر جو لوگوں کے واسطے (اللہ کی بندگی کی خاطر) بنایا گیا وہ مکہ میں ہے برکتوں والا ہے اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

حج محض ایک عبادت یا رسم ہی نہیں ہے بلکہ حج کے اخلاقی، معاشرتی، سیاسی اور روحانی فوائد بھی ہیں۔ ارکان اسلام میں حج پانچویں نمبر پر آتا ہے۔ عربی زبان میں حج کے معنی زیارت کا قصد کرنے کے ہیں۔

سرور کائنات کا ارشاد ہے کہ وہ شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے۔ گویا کہ آج ہی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ حدیث مبارک سے ظاہر ہوا کہ انسان فریضہ حج ادا کرنے کے بعد گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اب یہ انسان کی اپنی مرضی اپنی خواہش کہ اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کے بعد وہ اپنی زندگی کس طرح گزارتا ہے۔ حج کی ادائیگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور ایثار کے جذبے کو تازہ کرتی ہے اللہ عزوجل کا حکم ہے۔ جس نے میرا ذکر بلند کیا اس کا میں نے ذکر افضل و بلند کر دیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؓ، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کی رضا اور ذکر کو بلند کرنے کے لیے قربانیاں دیں تو خدائے بزرگ و برتر نے ان کے اس عمل کو امت محمدیہؐ میں داخل کر کے ان کو ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید بنا دیا۔

ایک طرف حج حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدا کے حکم کی اطاعت کا نام ہے۔ تو دوسری جانب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی فرماں برداری کا نام ہے حج کے دوران مسلمانوں کو اللہ کی راہ میں عزیز سے عزیز تر چیز قربان کرنے کا موقع ملتا ہے حج کی ادائیگی سے ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔ تو دوسری طرف انسانی اخلاق کی اصلاح ہو جاتی ہے جہاد، امن، اتحاد و تواضع انکساری و تعمیر سیرت جیسے اہم پہلوؤں کی طرف انسان کی توجہ ہوتی ہے۔ عدم مساوات، غرور و تکبر، بزدلی اور خود غرضی جیسی مذموم برائیوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور انسان دین فطرت کی طرف زیادہ سے زیادہ میلان رکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور یہی منشائے تخلیق انسانی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝

خالق کائنات نے واضح کر دیا ہے۔ کہ اے انسان میری نافرمانی سے پرہیز کر۔ ظاہر ہے جب انسان خدا کے احکامات کی اطاعت کرے گا۔ تو رب عظیم بندے کو رحمتوں سے نوازے گا۔ حج چونکہ فریضہ حیات ہے۔ اس کی ادائیگی کے لیے خدا کا حکم واضح ہے۔ اگر کوئی صاحب استطاعت حج فریضہ ادا نہیں کرتا تو اس کا دوسرا مطلب احکامات خداوندی کی صریحاً حکم عدولی ہے اور اس کا ٹھکانہ خدا ہی بہتر جانتا ہے

حج کے سفر میں بیت اللہ شریف کا طواف مقصود ہوتا ہے۔ لیکن سفر آخرت میں وصال خدا مطلوب ہوتا ہے۔ سفر آخرت کے لیے اعمال صالح کا زاد راہ ہونا ضروری ہے تاکہ قبر، حشر قیامت کے تمام سفروں میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اور آخرت کے سفر کے لیے پرہیزگاری بہترین زاد راہ ہے۔ حج کے دوران حاجی اتحاد و اتفاق کا درس سیکھتا ہے تمام حاجی حضرات کا ایک خدا ایک رسولؐ ایک قرآن اور ایک ہی نصب العین ہوتا ہے۔

آئیے! ہم آخر میں اس عظیم موقع پر یہ عہد کریں کہ ہم سنت ابراہیمیؑ کی تعمیل میں جب بھی ملک و ملت کو ضرورت ہوئی تو اپنے آپ کو اور ہیچ نہیں کہ اپنے آپ کو بلکہ عزیز سے عزیز ترین چیز کو بھی قربان کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

مناظرہ

جناب احمد دیدات نے جیتا اور.......

لندن میں شائع شدہ مراسلے کا جواب!

حافظ محمد اقبال رنگونی
مانچسٹر

☆☆☆

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) فرماتے ہیں..... کہ گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے۔ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح پر کیوں خوشی نہ ہو۔ عراق عرب ہو یا شام۔ ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں..... دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے خدا نے اتارا تھا

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء)

اس عبارت کو ایک بار پھر سے پڑھ لیجئے آپ کو بھی تعجب ملے گا کہ قادیانی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دجال (انگریزوں) کی مدد و نصرت کے لئے فرشتے بھی اتار رہے ہیں۔ اور ہم پوری دنیا میں دجال کی حکمرانی دیکھنا چاہتے ہیں اس کے ساتھ ہی مرزا صاحب کا یہ جملہ پھر سامنے رکھ لیجئے مسیح کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے (انجام آتھم ص ۳۱)

یہ اقتباسات تو آپ نے پڑھ لئے۔ ہمارا سوال ابھی تک حل طلب ہے کہ مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دجال کو کس طرح قتل کیا؟ کیا دجال کی دنیوی شان و شوکت ختم ہو کر رہ گئی؟ کیا دنیا سے عیسائی مذہب کا خاتمہ ہو گیا۔ کیا صلیب پاش پاش ہو گیا؟ کیا پادریوں نے اپنے مذہب عیسائیت کی تبلیغ ختم کر دی یا کم کر دی؟ کیا عیسائیت کی تعداد کم ہو گئی؟ ان سب کا جواب زبردست نفی میں ملے گا۔

آپ خود ہی جانیں مرزا صاحب کے دور میں کتنے ہزار عیسائی تھے اور کتنے ہزار یہودی۔ اور کتنے بتوں کے پجاری اور آج کتنے ہیں۔؟ اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے اور یہ انگریز دجال! تو ابھی دجال اس روئے زمین پر کیوں دندناتا پھر رہا ہے؟ مسیح کا خاص کام تو قتل دجال و کسر صلیب تھا۔ مگر یہاں معاملہ تو برعکس ہے۔ عیسائیت کا پرچار جاری ہے دنیا میں جگہ جگہ مشن قائم ہیں۔ مشنری تیار ہو رہی ہے۔ عیسائی مذہب کے فروغ کے لئے پوپ جان پال اور دیگر عیسائی پادری کوشاں ہیں؟ روس امریکہ۔ برطانیہ فرانس۔ جرمنی و چین پر کن کی حکومت ہے۔ مرزا صاحب کا کام تو دجال کو ختم کرنا تھا۔ کیا یہ سارے کے سارے مر چکے۔ اور یہ ایک سو بیس کروڑ عیسائی کیا اس وقت کے عیسائیوں کے بروز و ظل ہیں؟۔ آخر یہ کون ہیں؟۔

بینوا توجروا۔

اب قارئین کرام خود ہی فیصلہ فرما دیں کہ مسیح موعود کو جن امور کی تکمیل کے لئے تشریف لانا تھا وہ مکمل ہو گئے یا نہیں؟۔ اور مرزا صاحب جن کاموں کی تکمیل کے لئے مسیح موعود بنے تھے وہ پورا ہوا؟ یا ایک نیا فتنہ پیدا کر کے فی النار و السقر ہو گئے؟۔

مسیح آسمان نے آ کے فتنوں کو مٹانا تھا
مگر یہ مسیح ارض ہر اک فتنے کا بانی ہے

آیئے جناب احمد دیدات کی زبانی اس تلخ حقیقت کو سنیئے! لکھتے ہیں کہ:

ادھر تو اور خود پاکستان کا حال یہ ہے کہ آزادی کے بعد پاکستان میں جتنے افراد کو عیسائی بنایا گیا ہے اتنے اس سے قبل ایک سو سال کے برٹش رول میں بھی نہیں بنائے گئے تھے اور یہی حال بنگلہ دیش کا ہے وہاں بھی اس سے زیادہ افراد کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ جتنے برطانوی حکومت کے ایک سو سال میں بنائے گئے تھے۔ انڈونیشیا میں ۱۵ ملین افراد کو عیسائی بنایا جا چکا ہے اور موجودہ صدی کے اختتام تک وہ انڈونیشیا کو عیسائی سلطنت بنانا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو دس سال پرانا ریکارڈ بتا رہا ہوں کہ صرف انڈونیشیا میں ۱۲/۱۹ ہزار عیسائی مشنری سرگرم ہیں۔

گزشتہ ماہ میں پاکستان میں تھا وہاں کے مسلمانوں کو اندازہ ہی نہیں کہ ان کے ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ کراچی میں چار دنوں میں میں نے چار لیکچر دیئے اور میرے لیکچروں میں عیسائی اپنا لٹریچر اردو میں تقسیم کر رہے تھے۔

(الجنگ روزنامہ جنگ ۸ جنوری ۱۹۸۶ء)

یہ ہے تلخ حقیقت۔ دجال کو تو ختم ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ مسیح کا خاص کام ہی کسر صلیب اور قتل دجال تھا مگر آپ نے دیکھا کہ حالات کس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیح موعود کو نوے سال گزر جانے کے بعد بھی تھوڑی دیر کے بالفرض قبول کر لیں تو بھی اس کا نتیجہ مرزا صاحب کی عبارات کی روشنی میں بھی سامنے نہیں آتا۔

کچھ ز صیاد کا شکوہ نہ گلہ ہے گلچیں کا
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا

اس لئے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مسیح موعود میں کاذب تھے۔ قادیانیوں کو ہماری اس بات پر چیں بجبیں ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب خود یہ لکھ گئے ہیں۔

(۱) وہ کام جو مسیح موعود کو کرنا چاہئے نہ کر کے دکھائے اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

(البدر ۱۹۰۳-۷-۱۹)

۲. اگر یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں

(بحوالہ بالا)

اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ چونکہ مرزا صاحب سے یہ علت غائی ظہور میں نہ آئی۔ اس لئے مرزا صاحب اپنے دعوے میں بالکل جھوٹے تھے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

بزمِ ختم نبوت

محکمہ ٹی اینڈ ٹی، قادیانیوں کے کنٹرول میں

قادیانی ہیڈ آفس لندن سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جو ہندوستان کے اخباروں نے خاص طور پر چھاپا گیا ہے اور یہاں پاکستان میں بھی خفیہ طور پر تقسیم ہو رہا ہے اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے ویسے بھی قادیانی اس وقت پاگلوں جیسی حرکتیں کر رہے ہیں ان لوگوں نے کئی عالم حضرات کو غائب کر دیا ہے۔ یہ لوگ ہمارے ملک کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اور حکومت خاموش ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے عہدوں پر بہت سے قادیانی فائز ہیں اور صدر صاحب کے نوٹس میں ہے آخر ایسی کون سی وجہ ہے جو ان کو قائم رکھے ہوئے ہے یہاں تک ڈیفنس فورسز میں بھی اونچے عہدوں پر موجود ہیں۔ یہ بہت تشویشناک بات ہے یا تو ان لوگوں کو خارج از اسلام نہ کیا ہوتا اور ویسے ہی رو دے کر ان کو مسلمان بنا لیا جاتا۔ لیکن جو صورت ہمارے ملک میں اب پیدا ہو چکی ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کو IRON HAND کے ذریعہ ان کو مسلمان بنایا جائے اور ان اثر و رسوخ پریس کو وغیرہ بالکل بند کر دیا جائے۔ ورنہ یہ گھر کے بھیدی ...... کیا کچھ نہ کر گزریں گے!

محکمہ ٹی اینڈ ٹی پر ایک ریٹائرڈ بریگیڈیر منظور الحق جو کہ بہت خطرناک قادیانی کئی سال سے مسلط کر دیا گیا ہے اور وہ ڈائرکٹر جنرل ٹی اینڈ ٹی ہے اس شخص کو صدر صاحب نے مسلط کیا ہوا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ منصور الحق صرف F.A پاس ہے اور کوئی خاص قابلیت بھی نہیں ہے ہاں توڑ جوڑ میں خوب ماہر ہے کہ T.V INTER VIEWS۔ اس شخص نے کئی دفعہ بہت غلط باتیں کی ہیں کہ جن کا افسوس ہوا کہ ایک محکمہ کا سربراہ اس محکمہ کی ABC بھی نہیں جانتا۔ یہ شخص جالندھر کا رہنے والا ہے اس شخص نے ایک گینگ بنایا ہوا ہے جس میں اس کا خاص آدمی مسٹر محمود ڈپٹی چیف انجینئر ہے اور ناصر احمد قریشی جنرل مینیجر جنوبی ریجن کراچی ہے اور بہت سے بھی ہیں ان لوگوں نے مل کر محکمہ کو بہت نقصان پہنچایا ہے یہ لوگ اکھاڑ پچھاڑ کر رہے ہیں اور بہت زہریلے قادیانی ہیں یہ مواصلاتی نظام کے بارے میں دشمن کو معلومات بہم پہنچا رہے ہیں۔

علاوہ ازیں محکمہ میں ایک سے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ انجینئر اور بہت تجربہ کار موجود ہے آخر ان کی حق تلفی کیوں اور وہ ایسے بھونڈے طریقے سے دنیا کے عاقل لوگ کہتے ہیں کہ کسی ملک کو تباہ کرنا مقصود ہو تو صرف ایک کام کرو وہ یہ کہ نالائق اور سفارشی لوگوں کو بہت اونچے عہدوں پر بٹھا دو اور نیک قابل اور محنتی لوگوں کو ادھر ادھر کر دو تو یہ قابل لوگ تنگ آ کر بددل ہو جائیں گے اور کام کرنا چھوڑ دیں گے۔ نتیجہ بربادی اور تباہی جلد سامنے آ جاوے گا۔ اس گینگ کا طریقہ واردات ایک اور بھی ہے وہ یہ کہ بہت سے افسروں کے خلاف انکوائری کراتے ہیں آجکل کے دور میں ایماندار اور بالکل صحیح آدمی کا ملنا تو ویسے ہی مشکل ہے۔ پس جو قادیانی بن گیا وہ تو اپنے عہدے پر قائم رہا بلکہ اچھی جگہ مل گئی لیکن جو قادیانی بننے سے انکاری ہو اس کو محکمہ سے نکال دیا گیا تو اس طرح قادیانیوں کی تعداد خوب بڑھ جاتی ہے تو گزارش یہ ہے کہ اس لعنت سے محکمہ ٹی اینڈ ٹی کو نجات دلائیں اور ملک اور قوم کو تباہی سے بچائیں۔ جو حرکتیں محکمہ ٹی اینڈ ٹی میں یہ شخص کر رہا ہے۔ ایسی تو سکھوں کی ریاست پٹیالہ میں بھی نہیں ہوتی تھیں۔ ہمیشہ طور پر صدر صاحب کے آدمی ہونے کی وجہ سے دھونس دھاندلی خوب خوب ہو رہی ہے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار انجینئروں کا بہت برا حال ہے اور ملک دشمن سرگرمیاں اس کے علاوہ۔

ایم۔ اے خان۔ لاہور

شیزان کمپنی کے ٹرک پر کلمہ

رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے مل رہا ہے ماشاء اللہ رسالہ بڑا خوب صورت اور اپنی مثال آپ ہے میں نے لاہور میں شیزان یعنی مرزائی کمپنی کے ٹرک کے سامنے والے حصے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا دیکھا تو مجھے بہت افسوس ہوا کہ حکومت کی بھی آنکھیں بند ہیں۔ ہم سب حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان مرتدوں کو آئین کے مطابق کڑی سے کڑی سزا دی جاوے۔

محمد ضیاء اللہ ٹھٹھوی سندھ

یہ رسالہ واقعی ایٹم بم ہے

واقعی "ختم نبوت" ایٹم بم اور قادیانیوں کا اپریشن کرنے والا واحد رسالہ ہے اللہ تعالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کو ہمیشہ کے لیے زندہ و پائندہ رکھیں تاکہ اس طرح پاک سرزمین سے قادیانیوں کا صفایا ہو جائے ......

رسالہ سے قادیانیوں پر کافی اثر پڑ گیا ہے بعض قادیانی رسالہ کو پڑھتے ہیں بعض قادیانیوں کو مرچیں بھی لگی ہیں شاہ تاج شوگر ملز جو کہ قادیانیوں کا بہت بڑا کارخانہ ہے

اس کارخانے کا سرمایہ اسلام اور ملک دشمنی پر صرف ہوتا ہے۔ یہاں ہر مسلمان کے ساتھ ناانصافی برتی جا رہی ہے۔ اور مزدوروں کے مطالبات نہ ملنے پر مزدور طبقہ پریشان ہے اور ہڑتال کا نوٹس بھی دیا ہوا ہے۔ ملز میں حادثہ کا بہت بڑا خطرہ ہے۔ اگر حادثہ پیش آیا تو اس کی ذمہ داری انتظامیہ اور سول انتظامیہ پر ہوگی .... اگلے روز جو خبر سیل کو حادثہ پیش آیا اس کی سب سے پہلی خبر ایک قادیانی ڈسپنسر نے دی ہم حیران ہیں کہ قادیانیوں کو اتنی جلدی خبر کیسے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دھماکے قادیانی کروا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں جس دن بے نظیر بھٹو منڈی بہاؤالدین آئیں تو ملز انتظامیہ نے چھٹی کرا دی تاکہ جلسے میں کافی لوگ شریک ہوں حالانکہ اس سے پہلے کسی سیاسی لیڈر کے لیے چھٹی نہیں کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس پاک سرزمین کو بچائے رکھے آمین۔

از شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین

ایسا خوبصورت رسالہ نظر سے نہیں گزرا

رسالہ ختم نبوت بفضلہ تعالیٰ بہت ہی عمدہ مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور فتنہ قادیانیت کی سرگرمیاں اور ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو خبردار کرنے میں جو تحقیق اور جستجو ہوتی ہے۔ وہ قابل صد آفرین ہے۔ نیز آپ کے مسائل کا حل اور حضرت شیخ الحدیث مرحوم قدس سرہ کے فرامین وغیرہ جیسے مضامین پڑھنے کے لیے رسالہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ رسالہ ختم نبوت جیسا خوبصورت رسالہ ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

(محمد اسحٰق نعمانی سیالکوٹ)

یہ اس صدی کی اہم اسلامی خدمت ہے

چند روز آپ کی رفاقت میں رہ کر میں نے جو سکون آپ کی خانقاہ میں محسوس کیا وہ آرام دہ ہوٹل میں نہیں تھا۔ آپ حضرات کے حسن سلوک اور اپنائیت سے میں بے حد متاثر ہوا۔ ختم نبوت کی کارکردگی قریب سے دیکھیں۔ آپ مجاہدین کی شبانہ روز جاگ دوڑ اور بزرگوں کی دعاؤں سے تحفظ ختم نبوت تحریک نے جو عالمگیر شہرت حاصل کی ہے اور اس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ یہ اس صدی کی سب سے اہم اسلامی خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ تحریک سے وابستہ تمام احباب کو حوصلے اور توانائی عطا فرمائے۔ آمین۔ ۲۰ مئی ۸۶ء کو آپ حضرات سے رخصت ہو کر سیدھا کراچی ہوائی اڈہ پہنچا

باقی صفحہ ۲۶ پر

اعتقادات کا صحیح رکھنا اصول دین میں سے ہے

محمد شفیع عمر الدین، میر پور خاص

"اگر دل میں اسلام کی بنیادوں میں ایک عقیدہ بھی خراب اور فاسد ہو گیا تو اسلام کی تمام عمارت خراب ہو گئی" (عقائد الاسلام حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"شریعت کے دو جزو ہیں (1) ایک اعتقادی اور (2) دوسرا عملی۔ اعتقاد اصول دین اور عمل "فروعات دین" سے ہیں۔ اعتقاد پر ایمان نہ رکھنے والا نجات پانے والوں میں سے نہیں ہے اور جس شخص کے اعتقاد صحیح ہوں مگر عمل مفقود ہوں اس کی نجات کا احتمال ہے۔ اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سپرد ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔ یا اگر چاہے گا تو گناہوں کے بقدر عذاب دے گا۔ ہمیشہ دوزخ میں رہنا "اعتقاد" کے نہ ماننے والے اور "ضروریات دین" کے منکر کے لیے مخصوص ہے۔ اگرچہ عمل نہ کرنے والا عذاب بھگتے گا مگر اس کے لیے دائمی عذاب نہیں ہے (از مکتوب ۱۷، دفتر سوم)

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ:

دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو
ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بنا پر تعمیر
حرف اس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
ہو گیا پختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر

رسالہ پر جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے!

رسالہ ختم نبوت الحمد للہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ آپ کا رسالہ دینی اعتبار سے انتہائی معلومات افزا ہے۔ آپ جس طرح جانفشانی اور محنت سے اس کار خیر کو آگے بڑھا رہے ہیں یقیناً وقت کی اہم ضرورت ہے اور جس طریقے سے آپ نے رسالے کے معیار کو بہتر سے بہتر بنایا ہے اس کے لیے آپ کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ارشد پیران غائب ملتان)

دل چاہتا ہے بار بار پڑھوں!

ختم نبوت کو پڑھ کر دل سرور مل گیا۔ ہر مضمون خوب سے خوب تر ہے ہر مضمون کو دل نشین انداز میں لکھا گیا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ بار بار پڑھوں پڑھنے سے دل کو سکون ہوتا ہے اللہ ہفت روزہ ختم نبوت کو زیادہ سے زیادہ شرف قبولیت عطا فرما دیں نہ ظاہری حسن میں کمی ہے اور نہ باطنی میں۔

(حکیم شاہ ناظم جمعیت علماء اسلام پشاور)

بہاولپور کے پروفیسر کی شانِ رسالت میں دریدہ دہنی

پی ایچ ڈی یا دین فروشی

ہمارا ملک اپنے محدود زرِ مبادلہ کا ایک خاص حصہ ہر سال بیرونِ ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے نوجوان خصوصاً ان اساتذہ پر خرچ کرتا ہے جو مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے باہر کی یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں۔ ان کو اپنے وسائل سے بڑھ کر سہولتیں دی جاتی ہیں اور پی ایچ ڈی کے بعد ان کے ترقی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ان میں یقیناً ایسے لوگ ہیں جو باہر سے اعلیٰ تربیت حاصل کر کے آتے ہیں اور ملک کی تعلیمی اور غیر تعلیمی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر سلیمان اظہر، جو اسلامیات میں پی۔ ایچ ڈی کے لیے ایڈنبرا بھیجا گیا اور اسلام دشمنی میں یہودیوں اور عیسائی مستشرقین سے بھی آگے نکل گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ اسلامیات کا ایک استاد ڈاکٹر سلیمان اظہر ہے جس نے ایڈنبرا یونیورسٹی میں جا کر اسلامیات میں پی ایچ ڈی اور خبث، بددیانتی، ملک و ملت سے غداری اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ پی ایچ ڈی کے لیے اس کے منتخب کردہ موضوع کا عنوان ہے۔

"مدینہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشہ ورانہ زندگی میں فوجی جاسوسی کا ارتقاء"

عنوان کے انتخاب سے ہی ظاہر ہے کہ مقصود ایسی تحقیق ہرگز نہیں جس سے مسلمانوں کی، پاکستان کی یا علم سیرت کی کوئی خدمت ہو سکے بلکہ مقصود نعوذ باللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام اور آپ کے کارناموں غلط انداز میں پیش کرنا۔ آپ کی عظمت کو گھٹا کر دکھانے کی کوشش کرنا اور سیرتِ پاک کو بگاڑنا ہے۔

اس شخص کے ارادہ کا واضح اظہار اس کے مقالے کے آغاز ہی میں ہو جاتا ہے۔ جہاں وہ اس موضوع پر تحقیق کرنے کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے پیروکاروں مثلاً خلفائے اربعہ نے جنہوں نے آپ کی پیغمبر کی حیثیت سے پیشہ ورانہ زندگی کے دوران ہونے والے اکثر واقعات میں حصہ لیا تھا، اپنے لیڈر کے حالاتِ زندگی نہیں لکھے ان کی وفات کے بعد، جس طرح ٹور آندرے نے لکھا ہے، وہ فوجی ریاست کے ذمہ دار لیڈران کی حیثیت سے بہت معروف تھے اس لیے ان کے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کارگزاریوں کے متعلق کہانیاں سنانے کی بجائے دوسرے بہت سے کام تھے۔ کیونکہ ان کی رسالت میں پختہ یقین رکھنے کے باوجود انہوں نے بحیثیت انسان ان کی خامیوں اور خدا کے ساتھ ان کے رشتے کی محدودیت کا مشاہدہ کیا تھا۔"

(نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد، صفحہ نمبر ۲ - ۳)

یہ مقالہ لکھنے میں اس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ جاسوسی نے بہت سے ناموافق عوامل کے بالمقابل آپ کی کامیابی میں سب سے بڑا رول ادا کیا۔ (نعوذ باللہ)

اس مقالے کا ایک ایک صفحہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ناپاک جسارتوں، گستاخیوں، بددیانتیوں، تحریفات، ہرزہ سرائیوں اور سب و شتم سے بھرا ہوا ہے۔ ان کو نقل کرنا بلکہ محض پڑھنا ہی ایک مسلمان کے لیے انتہائی اذیت ناک ہے لیکن مقصود چونکہ یہ ہے کہ نوجوانوں کو اس کے ناپاک خیالات کی زد سے محفوظ رکھا جائے اور اسے اس حیثیت سے ہٹایا جائے جہاں سے وہ ملک و قوم کے خزانے سے تنخواہ حاصل کر کے اس کے نوجوانوں کے دل میں حضرت رسالت مآب فداہ ابی و امی کے بارے میں ناپاک خیالات کا بیج بونے کی کوشش میں مصروف ہے اس لیے با دلِ ناخواستہ سینے پر پتھر رکھ کر محض چند نمونے نقل کرنے کی جسارت کی جا رہی ہے تاکہ حالات کی سنگینی کا احساس دلا کر اس کے علاج کے لیے کوشش کی جائے ان عبارتوں کو نقل کرتے ہوئے نقل کفر کفر نہ باشد پیش نظر ہے۔

یہ شخص جنگ بدر کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"انصار عموماً کسان تھے اور مہاجرین ایک ایسے شہر سے آئے تھے جہاں کے لوگ روزی کمانے کے لیے تجارتی سرگرمیوں میں مصروف رہتے تھے اور زراعت کا کوئی تجربہ نہ رکھتے تھے، ایسی صورت میں جب کہ نئے آنے والوں کے پاس نہ زراعت کے لیے ضروری مہارت تھی نہ کاروبار سجانے کے لیے ضروری سرمایہ ان کے لیڈر (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ ان لوگوں کو کسی اور ذریعے سے خوراک اور رہائش مہیا کی جائے، جلد ہی ایک ذریعہ تلاش کر لیا گیا وہ تھا مکی قافلوں پر ڈاکے ڈالنا" (نعوذ باللہ) ص۴۶)

ادھر حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین خصوصاً ان ہستیوں کے بارے میں جنہوں نے بیعتِ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شرکت کی اور بالاصرار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ آنے کی دعوت دی، مندرجہ ذیل بہتان تراشی کر کے چاند پر تھوکنے کی کوشش کی ہے۔

"پھر مدینے کی مقامی آبادی میں (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جاں نثار پیروکار بھی تھے خصوصاً وہ ستر کے لگ بھگ مدینہ کے باشندے جن کی ذاتی دعوت پر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ کی طرف ہجرت کی (انہیں اپنی عزت کی خاطر (ایمان کے تقاضے سے نہیں) دشمنوں کی طرف سے ممکنہ خطرات سے ان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت کرنی تھی اسی بات نے انہیں ایک ایسے ہمہ گیر جاسوسی نظام کا آلہ کار بننے پر آمادہ کر دیا جس سے مدینہ میں بسنے والا کوئی عرب خاندان بھی محفوظ نہ تھا۔" (نعوذ باللہ ص۲۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار اور خصوصی تربیت یافتہ ساتھی حضرت مصعب بن عمیر کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا قریبی نمونہ ہونے کا شرف حاصل تھا اور اسی وجہ سے حضور نے انہیں مسلمانانِ مدینہ کی خواہش پر ان کی تربیت اور مدینہ میں تبلیغ اسلام کے لیے روانہ فرمایا ان کی ہر توڑ کوششوں سے ہجرت سے قبل ہی مدینہ کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا انہوں نے اہل مدینہ کی اسلام سے محبت اور رغبت کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خوش خبری بھجوائی۔ لیکن مقالہ نگار نے اس بارے میں ان کے متعلق مندرجہ ذیل ہرزہ سرائی کی ہے۔

ایسے جاسوس یا خفیہ ایجنٹ جنہیں دشمن یا غیر جانبدار قبائل میں نئے دین کے مبلغین کے روپ میں بھیجا گیا تھا جیسے مصعب بن عمیر اور الراجعی کے لوگ مشنری کہلائے جا سکتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ص۳۲

اس بدنیت اور بدباطن شخص نے تمام محسن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میکیاولی کے پرنس کی طرح ایک ایسے شکی مزاج حکمران کے روپ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے جنہوں نے اپنے وفاداروں کی وفاداری کے باوجود ان پر ایک باقاعدہ جاسوسی نظام مسلط کر رکھا تھا کیونکہ وہ انسانی فطرت کو ناقابل اعتبار سمجھتے تھے

حوالہ صفحہ: ۲۲

"انہوں نے مہاجرین اور انصار کو جو آپ کے پیروکار تھے ان کی وفاداری کے باوجود اپنے جاسوسی نظام کے ذریعے سخت نگرانی میں رکھا ہوا تھا کیونکہ وہ تھے تو آخر انسان ہی" (نعوذ باللہ) ص۲۲

یہ شخص ذات اقدس کے بارے میں بہتان تراشی کے معاملے میں اس قدر بے حیا ہے کہ اتفاق سے کسی مسلمان کی ایسی جگہ موجودگی کو جہاں کسی مخالف نے شراب کی بدمستی میں گفتگو کر کے اپنا راز فاش کر دیا یہ معنی پہنا تا ہے کہ جاسوسی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک خود اپنے صحابی کو مجالس شراب میں شرکت کے لیے بھیجا کرتے تھے

"اس قافلے کی روانگی کی خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو اشجع کے نعیم بن مسعود کے ذریعے پہنچی۔ وہ قافلے کی روانگی کے وقت مکہ میں موجود تھا اس کے بعد وہ اپنے ایک یہودی دوست کے پاس مدینہ آیا اور ایک یہودی کنانہ بن ابی الحقیق کی مجلس میں شراب کے نشے میں راز فاش کر دیا اس مجلس کا ایک اور شریک سلیط بن اسلم نامی مسلمان تھا جو یہ خبر حضور تک لایا۔" ص۱۲۷

اس واقعہ سے مقالہ نگار نے جو کچھ ثابت کرنے کی کوشش کی وہ یہ ہے کہ

"سلیط جو ایسی مجالس میں شرکت کیا کرتے تھے کنانہ کے گھر میں موجود تھے کنانہ کو اس بات کا شک نہ تھا کہ وہ (سلیط) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جاسوس ہے لیکن یہ بات قرین قیاس ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایات پر آپ کو یہودی علاقے کی سرگرمیوں پر مطلع کرنے کے لیے ایسی پارٹیوں میں شرکت کیا کرتا تھا اس طریقے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قافلے کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی" ص۱۳۹

پہلے خود ایک بات گھڑ کر اسے قرین قیاس قرار دیا اور پھر اسے حضور کی ذات اقدس کی طرف منسوب کر کے یہ الزام لگایا کہ اس طرح انہوں نے اطلاع حاصل کی حالانکہ خود یہ بات غلط اور بے دلیل ہے کہ آپ نے اس صحابی کو نعوذ باللہ جاسوسی کی غرض سے مجلس شراب میں شرکت کے لیے بھیجا۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور بہتان دیکھیے

"کم از کم تین مواقع پر، احد میں شکست کھانے کے بعد، (نعوذ باللہ) مدینے کے محاصرے کے موقع پر اور خیبر کے خلاف کارروائی کے دوران رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود یا ان کے صحابہ نے دشمنوں میں جھوٹی خبریں پھیلائیں تاکہ ان کی ہمتیں پست کر دیں اور اس طرح انہوں نے اپنے مقاصد حاصل کیے (نعوذ باللہ)

یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے اس کا اندازہ اس بیان

خس کم جہاں پاک

ہفت روزہ ختم نبوۃ نے، اسلامی یونیورسٹی بہاولپور کے پروفیسر سلیمان اظہر کی شانِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں گستاخی کا نوٹس لیا۔ بہاولپور سے آمدہ اطلاع کے مطابق مذکورہ پروفیسر کو معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ معاملے کے حتمی فیصلے تک مذکورہ مضمون یونیورسٹی کی لائبریری سے نکال دیا جائے۔

شخص کی اپنی عبارتوں کو دیکھ کر جن میں اس نے یہ جھوٹ گھڑا ہے خود بخود ہو جاتا ہے۔ اپنے مقالے میں اس نے احد اور خیبر کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے حضور کی طرف جھوٹی خبریں پھیلانے کی نسبت کی ہے اور محاصرہ مدینہ کے موقع پر ایک کی طرف جن دو مواقع پر ایسی نسبت کی ان کے بارے میں اس کی عبارتیں یہ ہیں۔

"جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احد کی طرف روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی مدینے کی اہل طاقت کے تہائی حصے کے ساتھ پیچھے رہ گیا، جنگ کا نتیجہ اہل مکہ کی فتح کی صورت میں ظاہر ہوا (غلط بیانی) لیکن وہ مدینہ پر حملہ آور نہ ہوئے۔ عمرو بن عاص کی روایت کے مطابق ایک وجہ یہ تھی کہ انہوں نے سن رکھا تھا کہ ابن ابی ایک تہائی مسلم فوج کے ساتھ مدینے میں ہے یہاں سے ہم یہ مفروضہ قائم کر سکتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات پھیلا دی تھی کہ ابن ابی ان کی مرضی سے مدینہ میں بطور محفوظ فوج کے رکا ہوا ہے تاکہ خطرے کی صورت میں شہر کا دفاع کر سکے ایسا پروپیگنڈا جاسوسی کے کام کا ایک حصہ ہے"۔ (صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

اب اس شخص کی بددیانتی ملاحظہ فرمایئے کہ بغیر کسی بھی دلیل کے اپنی طرف سے بات فرض کر کے ذات اقدس کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور اس بنیاد پر جاسوسی اور غلط خبر پھیلانے کا الزام لگا دیتا ہے۔

صورت حال یہ تھی کہ ابن ابی اس لیے مدینے میں رک گیا تھا کہ مدینے کے اندر رک کر لڑنے کی اس کی تجویز نہ مانی گئی تھی، اہل مکہ یہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو اپنے گھر اور قبیلے کے دفاع میں ابن ابی بھی ضرور لڑے گا اس سے نتیجہ نکالنا کہ غالباً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود عالم بدھ میں غلط اطلاع پھیلائی کہ یہ لیجیے ناپاک مفروضے کو ثابت شدہ حقیقت کے طور پر پیش کرنا ذات اقدس سے عناد اور دشمنی کی منہ بولتی مثال ہے۔

دوسرا واقعہ جو اس بدبخت نے ذات اقدس کی طرف منسوب کیا ہے وہ خیبر کی کارروائی کے دوران ہے اسے ملاحظہ کیجیے۔

"خیبر پہنچنے کے فوراً بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، نے بنو غطفان کو جن کی تعداد ۴۰۰۰ تھی خریدنے کی کوشش کی انہوں نے سعد بن معاذ کو عیینہ (سردار غطفان) کے پاس جو ایک یہودی قلعے میں مقیم تھا بھیجا اور اسے خیبر کی ایک سال کی فصل کی پیشکش کی لیکن عیینہ نے پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ افواہ غالباً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکسانے پر پھیلائی

گئی کہ بنو غطفان کی آبادیوں پر حملے کا خطرہ ہے اس جھوٹی خبر کے پھیلنے سے جو بہرحال جاسوسی کے کام کا اہم حصہ ہے بنو غطفان اس بات پر مجبور ہو گئے کہ وہ اپنے گھروں کے دفاع کے لیے اپنے علاقوں کی طرف لوٹ جائیں"

(صفحہ ۱۷۵)

اوپر حوالہ نمبر ۲ میں بدترین قسم کی تلبیس کی گئی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر اپنی طرف سے جھوٹا بہانہ باندھا گیا ہے۔ حوالہ واقدی کا ہے لیکن بددیانتی یہ ہے کہ اس حوالہ میں "غالباً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، کے اکسانے پر" کا اپنی طرف سے اضافہ کیا گیا ہے، واقدی کی کتاب میں یہ ہرگز موجود نہیں یہ ذات اقدس پر جھوٹ باندھنے کی بدترین مثال ہے یہ حقیقت ہے اس الزام کی کہ حضور نے نعوذ باللہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے جھوٹی خبریں پھیلائیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض کی یہ بیماری اس شدت سے اس بدبخت کو چمٹی ہوئی ہے کہ اس تمام بہتان تراشی اور ہرزہ سرائی سے بڑھ کر یہاں تک بکواس کر دیتا ہے کہ نعوذ باللہ حضور نے نہ صرف ایک جاسوسی نظام قائم کر رکھا تھا بلکہ نعوذ باللہ آپ بذات خود بھی جاسوس تھے نقل کفر کفر نہ باشد، یہ بدبخت لکھتا ہے۔

"جاسوسی کے کھیل میں سابقہ مشنوں کی ناکامی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ کسی اور (جاسوس) کی صلاحیت آزمانے کا وقت نہیں بچا تھا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود اپنے ایک ساتھی کو ہمراہ لے کر جاسوسی کے مشن پر روانہ ہو گئے"

(صفحہ ۱۳۶)

"پہلی دو ناکام کوششوں کے نتیجے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اپنے ایجنٹوں پر تکیہ نہ کیا بلکہ خود جاسوسی کی حیثیت اختیار کر لی" (نعوذ باللہ) صفحہ ۱۳۳

آزادی سے پہلے انگریزوں کے دور حکومت میں اسلام دشمنوں نے اپنے نام سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی رنگیلا رسول نامی کتاب لکھی گئی مسلمانوں نے نہ صرف اس کا جواب دیا بلکہ ہرزہ سرا مصنف بھی اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔ اب ہماری یونیورسٹیاں خود اپنے پیسوں سے لوگوں کو انگریزوں کے پاس بھیجتی ہیں، انہیں یہاں اپنے ملک میں ہر طرح کی سہولتیں (تنخواہ سمیت) دیتی ہیں وہاں کا سارا خرچ زرمبادلہ میں ادا کرتی ہیں، اور انگریزوں کے اسلام دشمن ادارے ان کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے بعض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور اس کے خلاف الزام تراشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ صرف اسی طرح کی تحریریں لکھنے پر بس نہیں کرتے بلکہ یہ مستقل طور پر دشمنوں کے ایجنٹ بن کر ہمارے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں براجمان ہیں اور نئی نسل کو حضور کے دامن عاطفت سے دور لے جانے کی

باقی صفحہ ۲۶ پر

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

قادیانیوں کے وکیل

پیام شاہجہانپوری کے نام کھلا خط

فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا۔ ملتان

مسٹر شاہجہانپوری صاحب! آپ کی زیر ادارت شائع ہونے والا رسالہ پندرہ روزہ تقاضے کی تازہ اشاعت میں آپ کے قلم سے نکلے ہوئے ایک مضمون کے ضمن میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔ شاید ان سطور کے ذریعے آپ پر صحیح صورت حال واضح ہو جائے۔

آپ کا تحریر کردہ:

۱۔ مخصوص گروہ کے عزائم بڑے مکروہ ہیں۔ انہوں نے قائد اعظم کو کافر قرار دیا۔

۲۔ ڈیرہ غازی خان میں فرقہ مرزائیہ کی چار نعشوں کو مسلمانوں کے قبرستانوں سے نکلوایا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ سردار میر ہند کی قبر اس مسجد میں تھی جو اس نے خود بنوائی تھی اس سے نکلوا دیا۔

۳۔ کوئٹہ میں قادیانی عبادت گاہ کی شکل و ہیئت تبدیل کرانے کے لیے مسلمانوں نے محاصرہ کیا حالانکہ اپنی عبادت گاہ سے مرزائی گولی چلاتے تو مسلمانوں کی نعشوں کے انبار لگ جاتے۔

۴۔ مسلمان علماء نے مرزا پر کفر کا فتویٰ جاری کیا مگر ان کی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور شکل تبدیل کرنے کا کسی عالم نے نہیں کہا۔

۵۔ سکھر میں دو مرزائیوں کو قتل کر دیا گیا۔

۶۔ مظلوموں کو قتل کرنا بڑا خوفناک فعل ہے کہیں خدا کا عذاب نہ نازل ہو جائے۔

۷۔ مولانا ابوالکلام اور دوسرے لوگوں نے مرزائیوں کو مسلمان کہا۔

یہ تھے آپ کے بیان کردہ چھ نکات جن پر آپ نے خامہ فرسائی کی۔ اسی ترتیب سے جواباً عرض ہے کہ:

۱۔ مخصوص گروہ کے عزائم بڑے مکروہ ہیں۔ انہوں نے قائد اعظم کو کافر قرار دیا۔

مگر کئی اچھے مسلمانوں نے اپنی سیاسی سوجھ بوجھ سے تقسیم ہند کی مخالفت کی تھی ان کی سیاسی رائے سے آپ کو اختلاف کا حق حاصل ہے۔ مگر ان کی امانت و دیانت شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ جو لوگ سیاسی طور پر تقسیم کے مخالف تھے، پاکستان بننے کے بعد نہ صرف یہ کہ انہوں نے اپنی سیاسی شکست تسلیم کرلی۔ بلکہ بدل و جان پاکستان کے استحکام کے لیے کوشش کی ان کے پیرو اب بھی پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے کوشاں ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی سرزمین کو ایک مسجد سے تعبیر کیا کہ مسجد کے بننے سے پہلے اختلاف ممکن ہے مگر جب مسجد بن جائے تو اس کا احترام فرض ہے۔ کیونکہ مسجد مسلمانوں کا شعار ہے۔

بخلاف مرزائیوں کے جن کی وکالت میں آپ خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف تقسیم کی مخالفت کی بلکہ اب بھی وہ پاکستان کی تقسیم کو عارضی قرار دیتے ہیں اور اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ پر قائم ہوتے ہوئے اب بھی اپنے مُردوں کو پاکستان میں امانتاً دفن کرتے ہیں۔ اخبار الفضل کا ریکارڈ، اور اس وقت ربوہ میں قادیانی قبرستان کی قبروں کے کتبے اس کے گواہ ہیں

قادیانی گروہ پاکستان کا ازلی و ابدی دشمن ہے۔ اسے اب بھی اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنے کا خواہاں ہے ان کی وکالت کر کے آپ بھی دراصل ان کی پاکستان دشمنی میں عملاً شریک ہیں۔ یہ بات تو آپ کو یاد رہی کہ کس نے قائد اعظم کو کافر کہا۔ مگر آپ کو یہ یاد نہ رہا کہ مرزائی صرف قائد اعظم کو نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کو کافر قرار دے کر اپنی کفر کی مشینوں اور توپوں کے دھانوں سے پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے سینوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ مرزا محمود قادیانی کی کتاب "آئینہ صداقت" کی اس تحریر کے ذریعہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ

"کل مسلمان جو مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے وہ کافر ہیں۔ چاہے انہوں نے مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہ سنا ہو۔" یہ کفر سازی کے پہلوان مرزائیوں کی تحریر ہے۔ خود مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں کی اولاد، جنگل کے خنزیر وغیرہ کے القابات سے نواز کر اپنی شرافت کا دیوالیہ نکالا ہے۔ ایسے لوگوں کی وکالت پر آپ کی "شرافت" کو سلام۔

جاری ہے

کمشنر بہاولپور ڈویژن سے وفد ختم نبوت کی ملاقات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کا ایک وفد جو قاری عبد الغفور امیر۔ مولانا فیض احمد ناظم علی و مولانا محمد طفیل مبلغ پر مشتمل تھا۔ مجلس عمل بہاولپور کے صدر مولانا غلام مصطفیٰ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی معیت میں کمشنر بہاولپور ڈویژن سے ملا۔ اور انہیں بہاولنگر میں مرزائیوں کی طرف سے صدارتی آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور بہاولنگر انتظامیہ کی جانبداری اور مرزائیت نوازی سے آگاہ کیا۔ اتفاقاً ڈی سی بہاولنگر بھی موجود تھے۔ کمشنر نے ڈی سی کو ہدایت کی کہ وہ مرزائیوں کے خلاف ایکشن لیں۔ ڈی سی بہاولنگر نے وعدہ کیا۔ وفد نے تحریری یادداشت پیش کی۔

بقیہ: بہاولپور کا پروفیسر

کوشش میں مصروف رہتے ہیں کیا اس سے بڑھ کر ہمارے لیے بے غیرتی کا کوئی اور مقام ہوگا۔

واضح ہو کہ مقالہ زیر بحث اسلامیہ یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے اور اوپر دیئے گئے حوالوں کی تصدیق لائبریری سے کی جا سکتی ہے۔

ہم ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سرکاری خرچ پر لکھے جانے والے اس مقالہ کے ذریعے توہین رسالت کے مرتکب اس بدبخت مصنف ڈاکٹر سلیمان اظہر کے خلاف فوری اقدام عمل میں لایا جائے۔ اس سے پی ایچ ڈی پر آنے والے تمام سرکاری خرچ واپس لیا جائے اس کو سرکاری ملازمت سے فوراً علیحدہ کیا جاوے اور توہین رسالت کے جرم میں اسے شرعی سزا دی جائے۔

(مرسلہ انجمن تحفظ ناموس رسالت بہاولپور)

بقیہ: بزم ختم نبوت

معمول کی کارروائی سے فارغ ہو کر ایئرپورٹ کے سفر لاؤنج میں آرام کیا۔ ہوائی جہاز آدھ گھنٹہ لیٹ ہونے کی خبر آئی۔ عمرہ سے فراغت حاصل کی ختم نبوت کے دفتر کے لیے خصوصی دعائیں مانگیں۔ اللہ نے چاہا تو آئندہ پاکستان آمد پر ہمارا قیام نئی عمارت میں ہوگا وقت کم تھا جس کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں دو دن اور مدینہ طیبہ میں دو دن قیام کر کے بحکم خدا کو نیروبی اور وہاں سے دو گھنٹے روز لیٹ ۔۔ ۲ رمضان المبارک بخیر و عافیت اللہ نے پہنچا دیا۔ میرا خط موصول ہونے تک ہو سکتا ہے بادا صاحب سفر میں جا چکے ہیں۔

محمد یونس بنیر بیرسٹر

بقیہ: مناظرہ

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

مسٹر محمود افضل بٹ نے چونکہ جناب احمد دیدات صاحب کو موضوع سخن بنایا تھا اس لئے ہم نے بھی اسی موضوع پر چند تلخ حقائق پیش کئے ہیں۔ حقیقت تلاش کرنے والے قادیانیوں سے درخواست ہے کہ وہ پھر سے ایک بار قادیانیت پر غور کریں اگر وہ ہماری گزارشات سننا نہیں چاہتے اور علمائے کرام کے بیانات سے متفق نہیں ہوتے، نہ ہوں مرزا صاحب کے اپنے دعوے کو دیکھیں عبارت دیکھیں اور تغیر سامنے رکھیں۔ پھر خود ہی فیصلہ فرما کر حق و صداقت کا دامن تھام کر دنیا و عقبیٰ کی کامرانیاں حاصل کریں۔

فقط: محمد اقبال مانچسٹر (۲۰ جنوری ۱۹۸۶ء)

بقیہ: صحابی کی دین پر استقامت

ہم دنیا کی بہترین راحتوں سے بیزار ہو سکتے ہیں، حتیٰ کہ اپنی جانیں بھی قربان کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک لمحہ کے لیے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ سردار! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مجھے سولی پر لٹکا دیا جائے اور مجھے خاک و خون میں تڑپایا جائے مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھ جائے۔

بقیہ: عید اور قربانی

مگر وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ جب حکم خداوندی آواز دے اور جب انسان کو اس کا فرض پکارے تو وہ غلامانہ انداز سے خود سپردگی کا مظاہرہ کر کے اور بے چون و چرا رضائے الٰہی کے سامنے سر کے بل سپر انداز ہو اس سلسلہ میں محمد مارماڈیوک پکتھال (مترجم قرآن) کا یہ وضاحتی نوٹ قابل ملاحظہ ہو۔

غذائی جانوروں کی قربانی جو مسلم زائرین کے نزدیک حج کی رسوم میں سے ایک ہے وہ کسی جرم و گناہ کے کفارہ کے طور پر نہیں ہے بلکہ یہ قربانی تو ابراہیم کی قربانی کی یاد میں ہے جو اس انسانی قربانی کے خاتمہ کی نشاندہی کرتی ہے جو ساری قبیلہ کے حق میں پیش کی جاتی ہے اور اس نے اس امر کو عیاں کر دیا ہے کہ جس قربانی کا مطالبہ خدا انسان سے کرتا ہے وہ صرف خود سپردگی اور اپنی مرضی و مقصد سے دستبرداری اختیار کر لینا ہے جس کا اصطلاحی نام ''الاسلام'' ہے۔

اسی انداز کی پرخلوص اطاعت و رضا کی عارفانہ ترجمانی رسول اللہ کے ان ایمان افروز کلمات میں سنائی دیتی ہے۔

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ، وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

بقیہ: احکام عید

واعزہ میں تقسیم کرے، ایک حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کرے۔ اور جس شخص کا عیال زیادہ ہو وہ تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے۔

۳۔ قربانی کا گوشت فروخت کرنا حرام ہے۔

۴۔ ذبح کرنے والے کی اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں اجرت علیحدہ دینی چاہیئے۔

قربانی کی کھال

۱۔ قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا، مثلاً مصلیٰ بنا لیا جائے یا چمڑے کی کوئی چیز ڈول وغیرہ بنا لیا جائے یہ جائز ہے لیکن اگر اس کو فروخت کیا تو اس کی قیمت اپنے خرچ میں لانا جائز نہیں بلکہ صدقہ کرنا اس کا واجب ہے اور قربانی کی کھال کو فروخت کرنا بدوں صدقہ کے بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

۲۔ قربانی کی کھال کسی خدمت کے معاوضے میں دینا جائز نہیں اسی لئے مسجد کے مؤذن یا امام وغیرہ کے حق الخدمت کے طور پر ان کو کھال دینا درست نہیں

۳۔ مدارس اسلامیہ کے غریب اور نادار طلباء ان کھالوں کا بہترین مصرف ہیں کہ اس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور احیائے علم دین کی خدمت بھی۔ مگر مدرسین، اور ملازمین کی تنخواہ اس سے دینا جائز نہیں۔

واللہ الموفق والمعین

خالص اور سفید ——— صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ھو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

S-1-T-E

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 322(

مرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

● عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
● تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
● تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
● اندرون و بیرون ملک ۵۰ مبلغ، ۵۰ دفاتر و مراکز، ۱۲ دینی مدارس ہر وقت مصروف عمل ہیں۔
● لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
● عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
● صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
● عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
● ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
● ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔ ● گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے "بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس" منعقد کی گئی۔ ڈنمارک، کینیڈا، اور امریکہ میں اسی سال ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سال لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک جدید انٹرنیشنل دفتر قائم کیا جا رہا ہے۔!!

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیکر اسکے بیت المال کو مضبوط کریں!

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر: بکرا، بکری ایک سال گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال، اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ دنبہ، بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

● قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
● خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
● کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے
● پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
● سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
● پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
● جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
● جانور کے ابتدائی دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں
● جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں
● لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
● گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
● سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے رو بقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مسائل قربانی

● اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ
● قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
● حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔
● مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔
● قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
● قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہیے۔
● ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا با جماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ!
● یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنیوالوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
● نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
● ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۳۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی
فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

الائیڈ بینک گھوڑی گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۵۹۷ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں